

34 مسلم ممالک اتحاد پاکستان کی شمولیت کا فیصلہ خوش آئند ہے۔

امیر محترم شاہد امیر



بیوی کے اخراجات.....!؟
حق مہر میں اسراف.....!؟
بیوی کے لیے الگ رہائش کا بندوبست.....!؟



درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد رحمۃ اللہ علیہ

اطاعت رب کریم

ارشاد باری: ﴿فَالِهَهُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ (الحج)
 ”تمہارا معبود تو ایک ہی معبود ہے۔ لہذا تم اسی کی اطاعت میں رہو۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کی زندگی اور دنیا میں اس کے آنے کا مقصد متعین کر دیا ہے اور وہ اللہ کی عبادت اور اسی کی بندگی اختیار کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ کی اطاعت میں آجانے کا شعور انسانوں کے ذہنوں میں اگر بیدار ہو جائے تو پھر ان کے تمام امور زندگی ایک نظام کے تابع ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اسی اسلوب دعوت کو اپنایا تھا اور سب سے پہلے لوگوں کو اللہ کی وحدانیت اور اس کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت دی تھی اور اسی اسلوب پر کاربند رہنے کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سبق دیا تھا۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو انہیں اسی بات کی تلقین فرمائی تھی کہ تم اہل کتاب کو پہلے اللہ کی عبادت کی دعوت دینا اور اس عقیدے کے راسخ ہو جانے کے بعد انہیں معاملات زندگی میں شرعی رہنمائی دینا۔ قرآن کی دعوت کا بھی یہی اسلوب ہے کہ پہلے اصول اور بنیادوں کو قائم اور مستحکم کیا جائے اور پھر فروعی عبادات و معاملات کی دعوت دی جائے۔ بندگی رب کو اپنالینے اور اپنے آپ کو اللہ رب العالمین کے حوالے کر دینے میں ہی انسان کی کامیابی ہے۔

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ (النور)
 ”اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرے گا اور اللہ

سے ڈرے گا اور اس کی نافرمانی سے بچے گا تو ایسے لوگ بابراد ہیں۔“
 سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بھی اللہ نے سب سے پہلے اپنا فرمانبردار بننے کا ہی حکم صادر فرمایا تھا:

﴿إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (البقرة)

”جب اُن (حضرت ابراہیم علیہ السلام) سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ ”فرمانبردار بن جاؤ۔“ وہ بولے کہ ”میں فرمانبردار ہوں سارے جہانوں کے پروردگار کا۔“
 نبی کریم ﷺ کو بھی رب تعالیٰ کی اطاعت میں ہی رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔

﴿وَأَمَرْتُ أَنْ أَسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (المؤمن)

”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کا تابع فرمان ہو جاؤں۔“
 اور مسلمانوں کو بھی یہی ہدایت فرمائی کہ:

﴿فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا﴾ (الجن)

”اور جس کسی نے بھی اللہ کی فرمانبرداری اختیار کی تو اس نے راہ راست کو پایا۔“

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

زبان کی حفاظت اور عمدہ گفتگو

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، لَا يُلْقِيهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ، لَا يُلْقِيهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ." (متفق عليه)]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”کوئی بندہ اللہ کی رضامندی کا کوئی ایسا بول بولتا ہے جس کی عظمت کا اسے علم نہیں ہوتا“ اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی بنا پر اس کے درجے بلند کرتا ہے اور کوئی بندہ اللہ کی ناراضگی کا کوئی ایسا کلمہ بول دیتا ہے جس کی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا وہ کلمہ اسے جہنم میں گرا دیتا ہے۔“

زبان کی حفاظت کے بارے میں کتاب و سنت سے بڑی عمدہ رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ مذکور بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے درست اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے گفتگو کرنے والے کو درجات کی بلندی کی نوید سنائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی باتیں کرنے والے کو جہنم میں ڈالے جانے کی خبر دی ہے۔ بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ میں جو بات کر رہا ہوں اس کے نتائج کیا ہوں گے اور نتائج کی پرواہ کیے بغیر بات زبان پر آئی کہہ دی وہ شخص دنیا میں بھی رسوا ہوتا ہے اور آخرت میں عذاب اس کا مقدر بن جائے گا۔ لہذا جو بات کی جائے ناپ تول کر کی جائے یہی زبان کی حفاظت ہے۔ زبان کی حفاظت کرنے والا انسان کبھی شرمندہ نہیں ہوتا۔ جبکہ غیر شائستہ اور غیر محتاط گفتگو کرنے والے پر کوئی اعتماد نہیں کرتا اور نہ ہی معاشرے میں اس کی عزت ہوتی ہے۔ انسان کی گفتگو اس کے اخلاق کردار اور شخصیت کی آئینہ دار ہوتی ہے اسی بنا پر اسلام نے زبان کی حفاظت کرنے کی تاکید کی ہے عمدہ گفتگو دلوں پر اثر کرتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب بھی بات کریں بھلائی اور خیر خواہی کی بات کریں یا پھر خاموش رہیں اس لیے کہ خاموشی بھی عبادت ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: [مَنْ صَمَتَ نَجَا] یعنی ”جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔“ زبان کی حفاظت کرنے سے انسان جھوٹ، بہتان، غیبت، الزام جیسے گناہوں سے بچ جاتا ہے اور عمدہ گفتگو کا اپنا ایک اثر ہوتا ہے یہی وجہ ہے رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کی بنا پر لوگ آپ ﷺ کے حلقہ احباب میں شامل ہوتے رہے اور تھوڑی ہی مدت میں پورے جہان پر چھا گئے۔ امت محمدیہ کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے اور گفتگو میں نرمی پیدا کرے تاکہ جہنم کے گڑھے میں گرنے کی بجائے درجات کی بلندی حاصل کرے۔ عمدہ گفتگو انسان کی عظمت کی دلیل ہے۔ ہجرت حبشہ کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شاہ جیش کے دربار میں جو گفتگو اس کے نتیجے میں اسے اسلام کی مسیحائی کا علم ہوا اور اس نے مہاجرین کو پناہ دی اور انہیں کہہ والوں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ عمدہ گفتگو انسان کا زیور ہے اس زیور کی حفاظت کی جائے۔

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات تیری سیرت کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟

ربیع الاول کا مہینہ بلاشبہ خیر و برکت سے لبریز اور پوری انسانیت کے لیے مسرت و شادمانی کا پیامبر ہے کہ اس ماہ کی ۹ ویں تاریخ کو رحمۃ للعالمین اس جہان رنگ و بو میں تشریف لائے۔ تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں بے شمار ایسے اشخاص گزرے ہیں جو آسمان شہرت پر مہ و انجم بن کر چمکتے رہے اور وہ بہت سے خطابات و القابات سے نوازے گئے مگر یہ اوصاف ان کی ذات تک محدود تھے۔ مؤلف ”رحمۃ للعالمین“ نے لکھا ہے کہ رحمۃ للعالمین ایسا خطاب ہے جو صرف اسی نسبت اور تعلق کا مظہر ہے جو ممدوح الوصف کو مخلوقات کے ساتھ ہے۔ رحمت کے معنی پیارا ترس، ہمدردی، نرمگساری اور محبت ہیں۔ ان الفاظ کے معانی اس لفظ میں پائے جاتے ہیں۔ کوئی شخص ہے جو یہ کہہ سکتا ہو کہ اسے مندرجہ بالا اخلاق کی کچھ ضرورت نہیں اور وہ ان اوصاف کے فیوض سے مستغنی رہ سکتا ہے۔ غالباً کوئی بھی ایسا شخص نہیں نکلے گا۔ رب العالمین نے آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین فرما کر یہ ظاہر کر دیا کہ جس طرح پروردگار کی الوہیت عام ہے اور اس کی ربوبیت سے کوئی ایک چیز بھی لاپرواہ نہیں رہ سکتی اسی طرح رسول کریم ﷺ کی تعلیمات و قہیمات سب کے لیے اور سب کے فائدے کے لیے ہیں کوئی شے بھی نبی کریم ﷺ کی رحمت سے خود کو مستغنی ثابت نہیں کر سکتی۔ آپ ﷺ نے تو دشمنوں کو بھی دوست بنا لینے کی تدبیر سکھلا دی۔ رحمۃ للعالمین ﷺ وہ ہے جس نے سب سے پہلے ﴿هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کے دین واحد کی دعوت یکساں طور پر خویش و بے گانہ سب کو دی۔ جس نے سب سے پہلے احمر و اسود، غربی و شرقی، مبتدین و غیر مبتدین کو قوم واحد بنایا اور ایک ہی کلمہ زبان پر ایک ہی دلولہ دماغ میں اور ایک ہی ارادہ دلوں میں قائم کر دیا۔ الغرض آپ ﷺ کی یہ خصوصیت، صداقت کا گنجینہ ہے اور اس گنجینہ کا نشان خود ہادی مطلق نے دیا ہے۔“

آپ جس طرح پورے نوع انسانی کے لیے رحمت ہیں اسی طرح آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لیے خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے عالمگیر دینی پیغام اور دعوت رشد و ہدایت سے دنیا میں ایسا صحتمند اور حیات آفریں انقلاب برپا کیا جس کی نظیر پوری تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ حقیقی بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ اور سیرت مطہرہ عالم انسانیت کے لیے حق و صداقت کا مینار ہے۔ آپ ﷺ سے محبت آپ کی عزت و توقیر آپ کی اتباع دارین میں سرخروئی کی ضمانت ہے۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم بزرگوں کو نہیں مانتے، یہ بات یکسر غلط ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اسلاف امت اور بزرگان دین ہمارے لیے واجب الاحترام ہیں۔ لیکن یاد رکھو! انہیں بزرگ ماننا ان کا احترام کرو لیکن جب مدینے والے کی بات آجائے تو پھر یہ نہ دیکھو کہ مقابلے میں کون ہے؟ بلکہ صرف یہ دیکھو کہ کہنے والا وہ ہے جس کے متعلق رب کائنات نے فرمایا ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ حیثیت یہ ہے کہ ہم نے اس کو بڑا مانا ہے جس کے بارے میں عرش والے نے کہا ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ اس بڑے کے مقابلے میں کوئی بھی ہو ہم اس کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں۔ اس لیے کہ شریعت سرور کائنات ﷺ پر ختم ہو گئی ہے۔ لہذا اس کے بعد کسی اور کی بات نہیں چل سکتی۔ اسلام مکمل ہو چکا۔ دشمنان اسلام کے خاکے ان کی عظمت کو کم نہیں کر سکتے۔ آپ کی عظمت و توقیر اور آپ ﷺ سے محبت مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ وہ تو مومن ہی نہیں ہو سکتا جو آپ ﷺ کو اپنے اپنی اولاد و والدین اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ بنا لے۔

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام ومسائل
- 6 سیرت نبوی..... فتوں سے نجات (جلد ۱ حرم)
- 10 ہمارے پیارے نبی کریم
- 13 علم کا پہاڑ..... انکسار کا پیکر
- 15 سعودی حکومت کا قابل تحسین اقدام
- 17 امیر مہتمم کے اخباری بیانات
- 18 موضوعاتی اشاریہ..... اہل حدیث 2015ء
- 24 وحدت آئین..... سعودی حکومت کی کارکردگی
- 25 رپورٹ..... زلزلہ زدگان میں سامان تقسیم
- 26 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زرین پیر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 ٹیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
ہفت روزہ کی بی 550/- روپے
بیرونی نمائند سے 5500/- روپے
نی پیرچہ 15/- روپے

پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
کے لئے ”المسیر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ
لاہور میں محمد اکرم 106، راوی روڈ لاہور سے چلائی کیا۔

رحمۃ للعالمین کی تعلیمات اور دعوت کا یہ کتنا بڑا انقلاب تھا جس نے ملکوں کی دوری، اقوام کی بے گانگی، رنگوں اور زبانوں کے اختلاف کے باوجود سب کو ایک ہی نصب العین کا پابند کر دیا اور خالق و مخلوق کے درمیان تمام واسطے ختم کر دیے اور براہ راست انہیں ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ کی آواز حق سے آشنا کر دیا۔

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے پیران کلیسا کو کلیسا سے ہٹا دو

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ اسوہ حسنہ کیا ہے؟ زندگی گزارنے کا وہ آئیڈیل معیار جس سے زیادہ حسین اور جس سے زیادہ عظیم معیار کوئی ہو نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جیسا دیکھنا چاہتا تھا دیا اس نے اپنے محبوب ﷺ کو بنا دیا۔ آپ ﷺ کی ہر ادا حسن توازن کا شہکار اور اللہ کی پسند کا آخری معیار ہے۔ سیدنا حسان بن ثابتؓ نے کیا خوب کہا ہے

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنٍ وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ يَخْلُقْ
خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ تَلِدِ النِّسَاءَ

جیزہ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدہ: ۳) یعنی ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا۔“ جب دین کی تکمیل ہو چکی اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ تیسری عید کا شریعت محمدیہ میں کوئی وجود نہیں۔ اگر میلاد النبیؐ کا دن منانا ضروری ہوتا تو یہ دن آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں کئی بار آیا مگر آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اس کے منانے کا حکم نہیں دیا۔ پھر خلفائے راشدین، تابعین، تبع تابعین ائمہ کرام اور محدثین عظام کے عہد میں یہ دن منانے کا بھی ثبوت نہیں ملتا۔ جب کہ وہ حضرات محبت رسول ﷺ سے بے حد سرشار تھے۔ لہذا ایسے امور سے یکسر اجتناب کرنا چاہیے جس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہ ملتا ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسوہ حسنہ کی روشنی میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مورخ اہل حدیث اور ممتاز مذہبی سکالر مولانا محمد اسحاق بھٹی انتقال فرما گئے!

لاہور (۲۲ دسمبر) جماعتی، دینی اور علمی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن و ملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ مورخ اہلحدیث، ممتاز مذہبی سکالر، معروف اہل حدیث عالم دین مولانا محمد اسحاق بھٹی مختصر علالت کے بعد ۹۱ برس کی عمر میں لاہور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا بھٹی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی پوری زندگی تصنیف و تالیف میں گزری، صحافت میں بھی وہ ایک طویل عرصہ تک اپنی خوبصورت اور شگفتہ نگارشات سے قارئین کو مستفید کرتے رہے۔ وہ متعدد رسائل کے مدیر اعلیٰ رہے۔ ان کی دلچسپیوں کے موضوعات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ ادب و صحافت، سیرت و سوانح، مذہب و سیاست سے لے کر خاکہ نگاری تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے مختلف شخصیات پر درجنوں کتابیں لکھیں۔ ان کی شہرہ آفاق تصنیف تاریخ فقہائے ہند سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان کی تحریروں میں بلا کی روانی، سلاست، دلنشینی، شگفتگی، جامعیت، ثقاہت اور سادگی بدرجہ اتم موجود ہے۔

مولانا مرحوم کا آبائی تعلق کوٹ کپورہ فریدکوٹ سے تھا۔ قیام پاکستان کے وقت آپ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ تحریک آزادی میں آپ نے نمایاں حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ آپ مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ، مولانا مودودیؒ اور مولانا معین الدین لکھوی کے معاصرین میں سے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کے سلسلہ میں مرکز اسلام ”لکھوے“ میں مولانا عطاء اللہ مرحوم سے استفادہ کیا۔ مولانا محمد شفیع ہوشیار پوری اور مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری سے بعض فنون کی کتابیں پڑھیں۔ پھر ۱۹۴۰ء میں گوجرانوالہ جا کر مولانا محمد اسماعیل سلفی اور مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی سے بخاری و مسلم اور بعض دوسری کتب پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ لاہور میں مرحوم کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر ناصر باغ میں ادا کی گئی۔ امامت کا فریضہ پروفیسر محمد حماد لکھوی نے انجام دیا۔ نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے رہنما، سیاسی و سماجی شخصیتوں سمیت شیوخ الحدیث، جماعتی ذمہ داران، سکالرز، اساتذہ کرام، طلبہ احباب جماعت لاہور اور دور دراز مقامات سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ دریں اثناء امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ناظم اعلیٰ حافظ حبیب الرحمن نے مولانا محمد اسحاق بھٹی کی وفات پر گہرے حزن و ملال کا اظہار کیا، مغفرت تامہ اور بلندی درجات کی دعا کی ہے۔ یاد رہے کہ مولانا مرحوم کی دوسری نماز جنازہ منصور پور جڑانوالہ میں ادا کی گئی جس میں بھی لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ امامت کا فریضہ شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ نے انجام دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل سے نوازے۔ آمین! (ادارہ)

احکام و مسائل

جناب مولانا مفتی محمد عبدالستار رحمہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ

سابقہ کالونی میاں چمن خانہ نور پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: hammad3316@yahoo.com

حق مہر میں اسراف

سوال

ہمارے خاندان میں حق مہر بہت بڑھا چڑھا کر مقرر کیا جاتا ہے جسے بعض اوقات آدنی ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، ایسے حالات میں کیا کیا جائے قرآن و حدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب

حق مہر بڑھا چڑھا کر مقرر کرنا اسراف ہے خصوصاً جب انسان اس کے ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اس سلسلہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جس میں اخراجات کم ہوں۔“ (مسند امام احمد: ج ۶، ص ۸۲)

ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”بہترین نکاح وہ ہے جو مہر کے اعتبار سے آسان ہو۔“ (ابوداؤد النکاح: ۲۱۱۷)

مہر کے سلسلہ میں ہمارا رجحان یہ ہے کہ وہ اس قدر رکھا جائے جو آسانی سے ادا کر دیا جائے جب مہر زیادہ ہوگا تو وہ بہت سے مفاسد کا ذریعہ بنے گا اور نکاح میں رکاوٹ ہوگی تو معاشرے میں انارکی پھیلے گی۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنی بیویوں کے لیے حق مہر پانچ صد درہم سے زیادہ نہیں تھا۔ بلکہ آپ ﷺ نے نکاح کے سلسلہ میں ایک صحابی سے فرمایا تھا کہ ”جاؤ اپنے گھر میں تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو وہی بطور حق مہر دینے کے لیے لے آؤ۔“ (بخاری النکاح: ۵۱۲۶)

واضح رہے کہ دین اسلام میں مہر بیوی کا خصوصی حق ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے اس لیے استطاعت سے زیادہ حق مہر مقرر نہیں کرنا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی ادا کرو۔“ (النساء: ۴)

سوال میں ذکر کردہ حالات کے پیش نظر بیوی اپنے خاوند کو اپنے مہر سے کچھ معاف بھی کر سکتی ہے بشرطیکہ اس پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر وہ خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے راضی خوشی استعمال کرلو۔“ (النساء: ۴)

بہر حال حق مہر زیادہ مقرر کرنا کوئی نیک فال نہیں ایسا کرنے سے آئندہ زندگی میں بُرے اثرات مرتب ہونے کا خدشہ ہے۔ لہذا مہر اتنا ہی مقرر کیا جائے جس کے ادا کرنے کی خاوند استطاعت ہو۔ واللہ اعلم!

بیوی کے لیے رہائش کا بندوبست

سوال

میری شادی کو پانچ برس ہو چکے ہیں ہم اپنے سسرال کے گھر میں رہتے ہیں اور اکٹھے ہی کھاتے پیتے ہیں جبکہ مجھے رہائش کا یہ انداز پسند نہیں کیا میں اپنے خاوند سے الگ رہائش کا مطالبہ کر سکتی ہوں؟

جواب

ہمارے ہاں برصغیر میں بعض مجبوریوں کی بناء پر شادی کے بعد والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ اکٹھے رہنے کا رواج ہے جو بعض اوقات ناگفتہ بہ حالات کا باعث بن جاتا ہے۔ اگر والدین بوڑھے ہوں نیز بہن بھائی بھی چھوٹے ہوں جن کی دیکھ بھال کرنا ضروری ہو تو کسی حد تک قابل برداشت ہے۔ لیکن جوان بہن بھائیوں کی موجودگی میں کئی ایک قباحتیں ہیں۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا درج ذیل ارشاد گرامی ہماری رہنمائی کے لیے کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ”عورتوں کے ہاں کھلے بندوں آنے جانے سے پرہیز کرو۔“

..... یہ سن کر ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خاوند کے عزیز واقارب کے متعلق بتائیں کہ ان کے لیے کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”خاوند کے عزیز واقارب تو موت میں۔“ (صحیح مسلم السلام: ۲۱۷۲)

اس حدیث کے پیش نظر خاوند کے بھائی کے ساتھ اس کی بیوی کی خلوت جائز نہیں۔ ہاں اگر وہ چھوٹے ہوں تو ان کی دیکھ بھال کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خاوند کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کے ساتھ رہے: ”ان بیویوں کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو۔“ (النساء: ۲۰)

اس حسن معاشرت کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے رہائش کا معقول بندوبست کرے اگر گھر بڑا ہے تو بیوی کے لیے الگ کمرے کا انتظام کیا جائے جہاں ہر چیز کا الگ بندوبست ہو یعنی وہاں خلوت اور فتنے فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ البتہ عورت کے سسر اور ساس اگر بوڑھے ہوں تو ان کے محتاج ہیں وہاں کوئی دوسرا ان کی خدمت کرنے والا نہیں تو ایسے حالات میں عورت کو چاہیے کہ وہ ان کی خدمت کر کے ثواب دارین حاصل کرے۔ امید ہے کہ ایسا کرنے سے ان کی دعائیں اس کے شامل حال ہوں گی اور اللہ تعالیٰ اس کے نتیجے میں وسعت

پیدا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ (آمین!)

بیوی کے اخراجات

سوال

میری شادی کو تین سال ہوئے ہیں لیکن میرے میاں اخراجات کے سلسلہ میں بہت نجوس ہیں بلکہ جو کچھ دیتے ہیں وہ نہ دینے کے مترادف ہے۔ کیا شادی کے بعد عورت کے اخراجات کی ذمہ داری خاوند پر نہیں؟

جواب

معاشرتی طور پر یہ بات معروف ہے کہ شادی کے بعد اخراجات کی ذمہ داری خاوند پر عائد ہوتی ہے والدین اس قسم کی ذمہ داری سے فارغ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”خوشحال کو چاہیے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق خرچہ دے اور تنگدست بھی اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔“ (الطلاق: ۷)

اس قرآنی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے بعد اہل خانہ کا خرچہ اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم پر بیوی کا کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھاؤ اور جب خود لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ۔“ (مسند امام احمد: ج ۳، ص ۴۲۶)

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر جو برتری اور فضیلت دی ہے اس کی ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ ”وہ ان پر اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔“ (النساء: ۳۴)

اس کی فضیلت بھی بہت ہے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”جب آدمی اپنے اہل خانہ پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔“ (بخاری الایمان: ۵۵)

حتیٰ کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس پر بھی اسے اجر ملتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس پر بھی اسے اجر دیا جاتا ہے۔“ میں یہ حدیث سن کر اپنے گھر آیا اور اپنی بیوی کو پانی پلا کر اسے یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (صحیح الترغیب: ۱۹۶۳)

اس کے ساتھ ساتھ بیوی کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ خاوند پر اسی حساب سے خرچ واجب ہے جس قدر اس میں طاقت ہے اور جس سے گھر کے اخراجات پورے ہو جائیں۔ محض دوسری عورتوں کو دیکھ کر اپنے خاوند سے ناجائز مطالبات نہ کرے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس حرکت کو ہلاکت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے: ”بنی اسرائیل کی ابتدائی ہلاکت یہ تھی کہ ایک تنگدست کی بیوی اسے لباس اور زیورات کے متعلق اتنی تکلیف دیتی تھی جتنی مالدار کی بیوی مطالبات کرتی ہے۔“ (الا حدیث الصحیحہ: ۵۹۱)

اس حدیث کی روشنی میں بیگمات کو بھی چاہیے کہ وہ قناعت اور صبر کی خور ہوں۔ واللہ اعلم!

مخش فلمیں دیکھنے پر مجبور کرنا

سوال

میرے میاں سگریٹ نوشی میں مبتلا ہیں اور بلیو پرنٹ مخش فلمیں دیکھنے کے عادی ہیں اور مجھے بھی انہیں دیکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اگر میں نہ دیکھوں تو طلاق کی دھمکی دیتے ہیں۔ ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم سے بچانے کی فکر کریں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ”اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔“ (التحریم: ۶)

رسول اللہ ﷺ نے بیوی اور اولاد کو خاوند کی رعایا بنایا ہے اور ان کی نگہداشت کا حکم دیا ہے اور قیامت کے دن اسے اپنی رعایا کے متعلق جواب دینا ہوگا۔ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جسے بھی کسی رعایا کا ذمہ دار اور حکمران بنایا اور وہ ان کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں حاصل کر سکے گا۔“ (بخاری الایمان: ۷۵۰)

خاوند کا گندی اور مخش فلمیں دیکھنا اور سگریٹ نوشی کرنا بہت بڑا گناہ ہے بیوی کو چاہیے کہ وہ ایسے کاموں میں اس کی اطاعت نہ کرے۔ بلکہ اچھے انداز میں اسے وعظ و نصیحت کرے۔ اگر وہ برائی کو ترک کر دے تو خاوند کے لیے بہتر اور بیوی کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اگر وہ اس سے انکار کر دے اور گناہ پر اصرار کرے تو ایسے خاوند سے چھٹے رہنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ اگر وہ طلاق دیتا ہے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ عورت کو استقامت دکھانے پر خود نعم البدل عطا فرمائے گا۔ واللہ اعلم!

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کی انگلستان روانگی

لاہور..... 23 دسمبر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) آج انگلستان کے دورے پر لندن روانہ ہو گئے۔ ایئر پورٹ پر احباب جماعت اور کارکنوں نے دعاؤں اور گرجموشی کے ساتھ الوداع کیا۔ آپ کی عدم موجودگی میں مولانا محمد نعیم بٹ قائم مقام ناظم اعلیٰ ہوں گے۔ حضرت حافظ صاحب انگلستان میں اپنے قیام کے دوران 27 دسمبر کو پیغام نبوت کانفرنس بریڈ فورڈ میں مہمان خصوصی ہوں گے۔ آپ مولانا محمد ابراہیم صاحب میرپوری کی دعوت پر جامع مسجد محمدی برمنگھم میں یکم جنوری 2016ء کا خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمائیں گے۔ نیز آپ کے اعزاز میں نظرانہ دیا جائے گا۔ دیگر شہروں میں بھی تنظیمی اور تبلیغی پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں۔



سیرت نبوی... فتوئوں سے نجات دہندہ

حرم — جناب محمد اجمل بھٹی/ جناب محمد عاطف الیاس — نظر ثانی — جناب حافظ یوسف سراج — تاریخ — ۶ ربيع الاول ۱۴۳۷ھ / ۱۸ دسمبر ۲۰۱۵ء

حمد و ثناء کے بعد:

اے لوگو! میں اپنے آپ کو اور تمہیں اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں، تم اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ تم پر رحم فرمائے۔ یقیناً موت آنے ہی والی ہے۔ لہذا وقت ہاتھ سے نکلنے سے پہلے پہلے اپنی خطاؤں کی اصلاح کرلو، نیک اعمال بکثرت سرانجام دے لو۔ تنہائی میں اپنی نگرانی کرو، اس سے پہلے کہ لذتوں کو توڑنے والی موت اچانک تمہیں دیوبچ لے۔ (جو ہر غالب کو ذلیل کر دینے والی اور ہر حریص کے لالچ کو ختم کر دینے والی ہے۔) جب موت نے پچھے گاڑھ لیے اور اس نے گھیر لیا، جب آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، اس وقت کوئی حیلہ یا علاج نفع نہ دے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أَجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُورُودِ﴾ (آل عمران)

”آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو۔ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتش دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے“ یہ دنیا تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔“

اے مسلمانو! بہت سے مسلمانوں پر دشمن کے مکر و فریب اور تسلط شدید ہوئے عرصہ ہو گیا ہے۔ دشمن مسلمانوں کو ان کے دین سے دور کرنے کی بھرپور کوششیں کر رہا ہے۔ اس لیے بہت سے علاقوں میں دینی کمزوری اور تساہل عام ہو گیا ہے۔ وہ شرعی عقیدے کے حقائق سے جاہل ہو گئے ہیں۔ وہ دینی مقام و مرتبہ اور استقامت کھو بیٹھے ہیں۔ وہ غیر اسلامی تہذیب و تمدن کے پس خوردہ ٹکڑوں پر چل رہے ہیں، انہیں دیگر اقوام نے

اپنا غلام بنا لیا ہے۔ ان کے ساتھ رہتے ہوئے ان کی کوئی حیثیت اور شمار نہیں۔

اے مسلمانو! جب فتنے بکثرت ہو جائیں، جب مصائب اور مشکلات بے دریغ نازل ہونا شروع ہو جائیں تو لوگ جائے پناہ اور راہ فرار تلاش کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ کام دیگر اقوام اور ممالک کیلئے نہایت مشکل اور کٹھن ہے، لیکن اہل اسلام کے لیے چنداں مشکل نہیں، کیونکہ ان کے پاس صراط مستقیم ہے اور ان کے پاس نور، ہدایت، لیڈر، قائد، نمونہ، اسوۂ حسنہ، ہادی و بشیر اور سراج منیر محمد ﷺ موجود ہیں۔

آپ کا ارشاد گرامی ہے:

”میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا

ہر قابل فخر زندگی کے لیے کسی نہ کسی رہنمائی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر کامیاب تحریک کے لیے ایک متحرک لیڈر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب بھلا رسول اللہ ﷺ کے سوا زندگی کا کوئی راہنما اور انسانوں کا لیڈر کون ہو سکتا ہے؟!

ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز ہے اللہ کی کتاب اور میری سنت۔“

سیدنا عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آپ کی نصیحت ان الفاظ میں مذکور ہے وہ فرماتے ہیں کہ ”ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے نہایت جامع اور بلیغ وعظ کیا، اس سے ہمارے دل کانپ گئے اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گویا یہ تو کسی الوداع ہونے والے کی نصیحت ہے۔ آپ ﷺ ہمیں (مزید) نصیحت فرمائیے۔ لہذا آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سا اختلاف دیکھے گا۔ لہذا تم میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے

راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا۔ اسے داڑھوں سے بہت مضبوط پکڑ لینا۔ خبردار! بدعات سے بچنا۔ جی ہاں! اے بھائیو! ہر قابل فخر زندگی کے لیے کسی نہ کسی رہنما کی ضرورت ہوتی ہے، ہر کامیاب تحریک کے لیے ایک متحرک لیڈر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب بھلا رسول اللہ ﷺ کے سوا زندگی کا کوئی راہنما اور انسانوں کا لیڈر کون ہو سکتا ہے؟! یقیناً آپ امانتدار رہنما اور مبلغ ہیں۔ دن رات میں پانچ دفعہ اذان میں آپ کا آواز بلند تذکرہ کرنا اور آپ کے اسم گرامی کو پکارنا صرف اس لیے ہے تاکہ انسانی نفس اور روح ہر لمحے، ہر ہر روز آپ کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہے۔

اے اللہ کے بندو! ان تمام مقاصد کے لیے آپ کی سنت اور سیرت طیبہ کی حفاظت کی گئی ہے، کیونکہ آپ کی سیرت آپ کی زندگی کے مستند حالات کا مجموعہ ہے۔ ہمارے نبی محمد ﷺ کی شاندار، کامل ترین اور ممتاز سیرت ایک زندہ تصویر ہے، اسلامی حیات اور اسلامی منہج کا اہلکار ہوا شاندار چشمہ ہے۔ آپ کی سیرت ہی نجات دہندہ اور صراط مستقیم ہے۔

انبیائے کرام کی سیرت کی تاریخ میں ہمارے نبی محمد ﷺ کی سیرت سب سے زیادہ صحیح صورت میں موجود ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت محض تاریخی روایات نہیں، صرف قصے کہانیاں نہیں اور نہ خود سے بیان کیے گئے واقعات ہیں، بلکہ یہ ایک عظیم انسان کی بڑی دقیق دستاویز ہے۔ وہ شخصیت کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت و رسالت کیلئے منتخب کیا۔ اپنی عطا اور نوازشات سے انہیں گھیر لیا اور انہیں ولادت کے دن سے ہی ایسے شاندار خصائص سے نوازا جو کسی اور کو حاصل نہیں۔ ارشاد باری ہے:

﴿وَإِذَا جَاءَهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ حَيْثُ

يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيِّبُ الَّذِينَ أَجْمَعُوا صَغَارَ
عِنْدَ اللَّهِ وَ عَذَابٌ شَدِيدًا يَمَّا كَانُوا
يَمْكُرُونَ ﴿٥٠﴾ (الانعام)

”جب ان کے سامنے کوئی آیت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم نہ مانیں گے جب تک کہ وہ چیز خود ہم کو نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے۔ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغامبری کا کام کس سے لے اور کس طرح لے۔ قریب ہے وہ وقت جب یہ مجرم اپنی مکاریوں کی پاداش میں اللہ کے ہاں ذلت اور سخت عذاب سے دو چار ہوں گے۔“

مزید وضاحت کیلئے تاریخ کے اسلوب و منہج اور سیرت نبی ﷺ کے اسلوب و منہج میں فرق کو ملاحظہ فرمائیے۔ تاریخ کا سرچشمہ انسانی عقل، بشری عادات، تہذیب و تمدن کا اسلوب اور انسانی حالات و واقعات ہیں، جبکہ محمد ﷺ کی سیرت میں عادات کو فیصلہ کن حیثیت حاصل نہیں نہ یہ محض عقل انسانی کے تابع ہے بلکہ مصطفیٰ ﷺ وہ ہیں جن کی طرف اللہ کی وحی آتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم)

”وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا، یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔“

اسی جگہ مستشرقین اور مغربی سکالرز کو غلطی لگی ہے، وہ محمد ﷺ کی سیرت اور حیات طیبہ کا مطالعہ محض تاریخ انسانی کی حیثیت سے کرتے ہیں۔ وہ یہ حقیقت نہیں سمجھ پائے کہ تاریخ انسانی صرف انسانی طبیعت اور اجتماعی زندگی پر منحصر ہے، جبکہ آپ کی سیرت طیبہ کیلئے ربانی معیار مقرر ہے۔ اس کے خصائص رسالت و نبوت سے فیض یاب ہیں۔ اس کا سرچشمہ وحی ہے، اس کا انتخاب اللہ کا راز ہے، بشریت کی اصلاح اس کا مقصد ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿أَمْرٌ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ﴾
”یا یہ اپنے رسول سے کبھی کے واقف نہ تھے کہ (اُن جانا آدمی ہونے کے باعث) اُس سے بدکتے ہیں۔“ (المومنون)

پھر فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَ نُوحًا وَ آلَ إِبْرَاهِيمَ وَ آلَ عِصْرَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران)

”اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر ترجیح دے کر (اپنی رسالت کے لیے) منتخب کیا تھا۔“

تمام انبیائے کرام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ اصلاح کرنے والے، رہنما اور ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔ انہیں دینی اور آخرت کی خصوصیات حاصل ہوتی ہیں۔ انہیں ایسے معجزات اور کرامات کی تائید میسر ہوتی ہے جس میں دوسرا کوئی شریک نہیں ہوتا۔ لہذا ہر وہ تحقیق جو ان خصوصیات نبوی کو پس پشت ڈال کر اور اسے محض انسانی تاریخ سمجھ کر کی جائے گی، وہ عنقریب منہج، تفسیر اور نتائج میں غلطیوں کا ارتکاب کرے گی بلکہ وہ شدید تناقض، جہالت اور گمراہی کا شکار ہو جائے گی۔

رہے وہ لوگ جو صرف شکوک و شبہات پھیلانے اور تحریف و ابطال کے باطل منہج پر چل رہے ہیں، تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی سرگرمیوں کو ضائع کر دے گا اور ان کے مکر و فریب کو انہی پر الٹا دے گا۔

رہے وہ لوگ جو صرف شکوک و شبہات پھیلانے اور تحریف و ابطال کے باطل منہج پر چل رہے ہیں، تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی سرگرمیوں کو ضائع کر دے گا اور ان کے مکر و فریب کو انہی پر الٹا دے گا۔ جیسا کہ ہو رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (الأنعام)

”اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا، اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے، یقین رکھو کہ وہ کافروں کو (تمہارے مقابلہ میں) کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا۔“

﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ (الحجر)

”تمہاری طرف سے ہم اُن مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لیے کافی ہیں۔“

﴿وَ إِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ خَيْرٌ الْمَكْرُومِينَ﴾ (الأنفال)

”وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جبکہ مکر میں حق تیرے خلاف تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر ڈالیں یا جلاوطن کر دیں وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔“

اے مسلمانو! جبکہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار آیات میں اپنے رسول کی اقتدا کرنے، آپ ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہونے اور آپ کی سیرت طیبہ کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَ الْيَوْمَ

الْآخِرَ وَ ذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الاحزاب)

”در حقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین

نمونہ تھا، ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔“

﴿مَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِيذَى الْقُرَىٰ وَ الْيَتَامَىٰ وَ الْمَسْكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ ۚ كَىٰ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۚ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر)

”جو کچھ بھی اللہ ان بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول کی طرف پلٹا دے وہ اللہ رسول رشتہ داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“

ذریعے امت اسلامیہ نے عمدہ انداز میں فرد اور معاشرے کے حقوق مرتب کیے ہیں کہ جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ فرمان الہی ہے:

﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَ يَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝﴾ (الباقہ)

”تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی حق نما کتاب کہ جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اپنے اذن سے اُن کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔“

یقیناً یہ ایک بہترین امت ہے۔ عمدہ طریقے پر چلنے والی ہے۔ یہ امت اسلامیہ کی خاصیت ہے کہ اس نے جہاد کیا تو فتح پائی، غالب آگئی تو لوگوں سے شفقت بھرا سلوک کیا، فرمانروائی کی تو عدل سے کام لیا اور بادشاہی کی تو لوگوں کی آزادی برقرار رکھی۔ اس امت نے علم و معرفت کے خشک چشمے ایک بار پھر بہا ڈالے۔

امت اسلام! امت اسلامیہ کے اندر روز قیامت تک خیر باقی رہے گی۔ دین اسلام، (ان شاء اللہ) ہر طرح کی کامیابیوں سے ہمکنار رہے گا چاہے اندھیرا کتنا ہی گہرا ہو جائے اور چاہے مصیبتیں کتنی ہی بڑھتی نظر آئیں۔

امت میں خیر باقی رہنے کی ایک مثال اس بابرکت مملکت کو تاریخی اور قابل تعریف اقدام کرنے کی توفیق ملنا بھی ہے اور دعویٰ کرنے سے پہلے عمل کر دکھانے کا شاندار مظاہرہ کرنا بھی ہے۔ اس ملک کی تاریخ اور اس کے کارناموں نے اب ظاہر کر دیا ہے کہ اسلامی دنیا کے بدلتے حالات اور تعمیر و ترقی میں سعودی عرب ایک نمایاں اور متحرک مقام رکھتا ہے۔

اس ملک میں انجمن برائے اسلام کو آپریشن، رابطہ عالم اسلامی، اسلامی ترقیاتی بینک اور خلیجی ممالک کو آپریشن کونسل جیسے فعال ادارے موجود ہیں اس کے علاوہ تعمیر و ترقی اور رفاه عامہ کی کاوشیں تو سب کے سامنے ہیں۔ حرمین شریفین کی خدمت و حمایت اور مقدسات اسلامیہ کی نگہبانی میں بھی، اس ملک کا انتہائی اہم اور

مرکزی کردار ہے۔

الحمد للہ! گزشتہ بیس سالوں کے دوران دہشتگردی کے خلاف جنگ میں بھی اس ملک نے عظیم کامیابیاں حاصل کی ہیں اور اس نے دہشتگردی کے ہر بڑے خطرے پر قبل از وقت قابو پایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس ملک کی پکار پر بہت سے ممالک اور سربراہان ریاست لبیک کہنے کے لیے تیار ہیں۔

اس بابرکت سلیمانی دور میں کہ جو عاصفہ الحرم کا دور امید بھرے جھنڈوں کا دور ہے، عاصفہ الحرم کی ایک نئی شکل سامنے آتی ہے۔ گزشتہ کامیاب اتحاد کے بعد اب اسلامی ممالک کی کثیر تعداد پر مشتمل ایک نیا اتحاد سامنے آیا ہے جسے تاریخ کا انکھا اور بابرکت اقدام ٹھاریا جاسکتا ہے۔

یہ بابرکت اسلامی اتحاد، اسلامی ممالک کو رد عمل کی دنیا سے حالات پر دسترس رکھنے کی کیفیت میں لے جائے گا اور جہاں پہل کرنے کی ضرورت ہو وہاں امت اسلامیہ اب پہل کر سکے گی۔ اس کی بابرکت سے امت اسلامیہ غیرار کی تقلید سے نکل آئے گی اور خود کو مضبوط کر کے اتحاد و اتفاق قائم کر لے گی علاقے کی افراتفری کا فور ہو جائے گی۔ یہ اتحاد دین اسلام کی عزت ہے، امت کی کرامت ہے، سکون و چین اور پروقار زندگی کا ضامن اور تعمیر و ترقی کی بنیاد ہے۔

اتحاد کے ذریعے اب، امت کا طاقتور چہرہ بھی سامنے آئے گا کیونکہ امت اسلامیہ خود بھی امن و سکون میں رہنا پسند کرتی ہے اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی امن ہی میں دیکھنا چاہتی ہے۔

یقیناً یہ ایک بابرکت اتحاد ہے جس کا مقصد جائز اختلاف رائے قبول کرتے ہوئے کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کیے بغیر اور فتنے برپا کرنے اور پرفریب نعروں سے دور رہتے ہوئے امت میں اتحاد قائم کرنا ہے۔

یہ ایک عظیم اتحاد ہے جس کا مقصد امت کو اکٹھا کرنا، پروقار زندگی کی ضمانت دینا، امن و امان قائم کرنا اور دہشتگردوں، انتہا پسندوں، افراد و تفریط میں پڑنے والوں کا دائرہ تنگ کرنا ہے۔ اسی طرح بین الاقوامی معاہدوں کی پاسداری اور امت کو درپیش مسائل کے مقابلے کے لیے امت کی صفیں مضبوط کرنا ہے۔

اے مسلمانو! بابرکت اتحاد یہ پیغام دیتا ہے کہ

سارے اسلامی ممالک دہشتگردی کی روک تھام میں، دہشتگردوں پر دائرہ تنگ کرنے میں اور دہشتگردی کے چشمے بند کرنے میں برابر متفق ہیں۔ اس طرح اس امر میں کوئی شک نہیں رہتا کہ اسلام کا دہشتگردی سے دور دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ داعش جو کہ دہشتگردی کی ماں اور اس کی جدید ترین شکل ہے، کسی ملک کا نام نہیں اور نہ اسلام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہے، بلکہ یہ تو غنڈوں کی ایک جماعت ہے جس نے دنیا کے مختلف علاقوں سے چند لوگ اکٹھے کر لیے ہیں۔ کچھ قومیں اس کی پشت پناہی کرتی ہیں اور اسے اسلحہ اور مال پہنچاتی ہیں۔

بھائیو! اگر کہیں اہل سنت کے بعض غلط لوگ بھی دہشتگردی میں ملوث نظر آئیں تو یہ کوئی بہت اچھنبھے کی بات نہیں، کیونکہ دنیا کے ہر مذہب میں بیسیوں دہشتگرد گروہ پائے جاتے ہیں۔ جو قومیت کی بنیاد پر قتل و غارت کرتے ہیں، بے گھر کرتے ہیں، ملک کی وحدت پاش پاش کرتے ہیں، گھروں کے گھر تباہ کرتے ہیں اور افراتفری برپا کر کے چھوڑتے ہیں۔

یہ اتحاد قطع نظر اس چیز سے کہ دہشتگرد گروہوں کا نام یا بنیاد کیا ہے، ان سے حفاظت کرے گا۔ ہر اس گروہ کو نشانہ بنائے گا جو زمین میں فساد برپا کرنا اور امت کی وحدت پاش پاش کرنا چاہے یا اسلام کا روشن چہرہ بگاڑنا چاہے۔

اسی طرح یہ اتحاد ان لوگوں پر سے بھی پردہ ہٹائے گا جو دہشتگردوں کی پشت پناہی اور ان کے لیے فنڈنگ کرتے ہیں یا جو فکری، سیاسی اور مالی طور پر دہشتگردوں کا ساتھ دیتے ہیں۔

بابرکت اقدامات میں سے ایک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امت کے اداروں کی رہنمائی کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل پر غور کیا جائے جس میں علماء، سیاست دان اور میڈیا کے لوگ برابر شامل ہوں۔ جس کا مقصد اسلامی احکام، اقدار اور ثوابت کو وسطیت اور اعتدال اور دین کی جامعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے رائج کرنا ہو۔ جو میڈیا کو بھی نظر میں رکھے اور نصاب تعلیم اور منبر کو بھی۔ جو فکری اور تربیتی بنیادوں پر ذرائع ابلاغ کی اصلاح بھی کرے۔ اہم بات یہ ہے کہ اس میں حد درجہ مہارت پائی جائے اور یہ چیز مدنظر رکھی جائے کہ اس کے لیے بہت سی محنت، وقت اور مال کی ضرورت ہوگی، یقیناً مضبوط بندی کرنا ہوگی اور

ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ

تحریر: جناب مولانا امیر افضل اعوان

ہزاروں پر جوش جاں نثاروں کی ہمرکابی کے باوجود صلح کے کاغذ پر بے چوں و چراں دستخط کر دیتے ہیں۔ شجاع ایسے کہ ہزاروں کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہوں اور نرم دل ایسے کہ انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ بہایا ہو۔ بالعلق ایسے کہ عرب کے ذرہ ذرہ کی ان کو فکڑ بیوی بچوں کی ان کو فکر، غریب و مفلس کی ان کو فکر، خدا کی بھولی ہوئی دنیا کو سدھارنے کی ان کو فکر، غرض سارے جہاں کی ان کو فکر ہو اور بے تعلق ایسے کہ اپنے خدا کے سوا کسی اور کی یاد ان کو نہ ہو اور اس کے سوا ہر چیز ان کے لئے بے معنی ہو۔

تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے برا کہنے والوں سے بدلہ نہیں لیا اور اپنے ذاتی دشمنوں کے حق میں دعا خیر کی اور ان کا بھلا چاہا لیکن اللہ کے دشمنوں کو آپ ﷺ نے کبھی معاف نہ کیا۔ عین اس وقت جب ان پر ایک تیغ زن سپاہی کا گمان ہوتا ہے تو وہ ایک شب زندہ دار زہد کی صورت میں جلوہ نما ہوتے ہیں۔ عین اس وقت جب ہم ان کو شاہ عرب کہہ کر پکارنا چاہتے ہیں تو وہ کھجور کی چھال کا تکیہ لگائے چٹائی پر کسی درویش کی طرح بیٹھے نظر آتے ہیں۔ عین اس وقت جب اطراف عرب سے آ کر صحن مسجد میں مال و اسباب کا انبار لگا ہوتا ہے تو ان کے گھر فاقہ کی تیاری ہو رہی ہوتی ہے۔ عین اس عہد میں جب لڑائیوں کے قیدی مسلمانوں کے گھروں میں لونڈی اور غلام بن کر بٹ رہے ہوتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ اپنے ہاتھوں کے چھالے اور اپنے کندھوں کے نشان دکھا کر غلام کی خواہش کرتی ہیں تو آپ ﷺ ان کو خالی ہاتھ واپس موڑ دیتے ہیں (اور اس کی جگہ سونے سے پہلے بستر پر بیٹھتے ہوئے 34 بار اللہ اکبر، 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمد للہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں)۔ عین اس وقت جب آدھا عرب آپ ﷺ کے زیر نگین آچکا ہوتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دربار نبوت میں حاضر ہو کر کاشانہ

تاریخ انسانی کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ خاتم الانبیاء، احمد مجتبیٰ ﷺ ایسی عظیم المرتبت ہستی ہیں کہ جن کا ابد سے ازل تک نہ کوئی ثانی تھا، نہ ہے اور نہ ہی ہوگا۔ آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ پر نظر ڈالی جائے تو علم ہوتا ہے کہ جو اوصاف آپ ﷺ کی ذات بابرکت میں یکجا تھے وہ قدرت نے نسل آدم میں کسی کو بھی اس جامع شکل میں ودیعت نہ کیے۔ تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالی جائے اور ساڑھے چودہ سو سال پیچھے کا سفر کیا جائے تو عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے کہ جہاں ہمارے پیارے رسول ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جلوہ نما ہیں۔ غور فرمائیں فتح مکہ کا منظر کفار عالم پر غلبہ اسلام کے لمحات اور رحمت اللعالمین ﷺ کا غنودرگزر، بدلہ کی قدرت رکھتے ہوئے ناقابل معافی دشمنوں کو امان دی جا رہی ہے۔ تھوڑا پیچھے کا سفر اور وادی طائف کا نظارہ کریں کہ خون میں ڈوبے ہوئے وجود اطہر کے ساتھ دعائیں دی جا رہی ہیں۔ انحصار یہ کہ رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کا ہر ہر گوشہ ایسی ہی قربان جانے والی صفات سے مزین نظر آتا ہے کہ غیر مسلم بھی آپ ﷺ کی شان اقدس میں لب کشائی اور مدح سرائی پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

چشم فلک نے ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا کہ جو نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ بادشاہ ایسے کہ پورا ملک ان کی مٹھی میں ہو اور بے بس ایسے کہ خود کو بھی اپنے قبضہ میں نہ جانتے ہوں بلکہ اللہ کے قبضہ میں سمجھتے ہوں۔ دولت مند ایسے کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لدے ہوئے ان کے دارالحکومت میں آ رہے ہوں اور محتاج ایسے کہ مہینوں ان کے گھر چولہا نہ جلتا ہو اور کئی وقت ان پر فاقے گزر جاتے ہوں۔ سپہ سالار ایسے کہ مٹھی بھر نیچے آدمیوں کو لے کر غرق آہن فوجوں سے کامیاب لڑائی لڑی ہو۔ صلح پسند ایسے کہ

نبوت کا جائزہ لیتے ہیں تو آپ ﷺ ایک کھردری چٹائی پر آرام فرما رہے ہوتے ہیں کہ جس کی وجہ سے جسم مبارک پر نشان پڑ گئے ہیں۔ ایک طرف مٹھی بھر جو رکھے ہوئے ہیں تو دوسری طرف پانی کا مشکیزہ لٹک رہا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ حالت دیکھ کر رو پڑتے ہیں سب دریافت ہوتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! اس سے بڑھ کر اویروں نے کا مقام کیا ہوگا کہ قیصر و کسریٰ باغ و بہار کے مزے لوٹ رہے ہیں اور آپ ﷺ اس حالت میں ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ قیصر و کسریٰ دنیا کے مزے لوٹیں اور ہم آخرت کی سعادت حاصل کریں۔!!

حضور اکرم ﷺ کا پیش کردہ دستور حیات اس قدر جامع، واضح اور ولہدیر ہے کہ دنیا بھر کے بڑے بڑے مفکروں، دانشوروں اور قائدین نے بھی غیر مسلم ہونے کے باوجود اس کی مسلمہ حقیقت کو تسلیم کیا اور اسلام کی عظمت اور اسلام کی دائمی دعوت و کردار کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

جارج برنٹاؤ شاہ نے کہا:

”آئے والی صدیوں میں ہماری دنیا کا مذہب اسلام ہوگا۔ مگر یہ موجودہ زمانے کے مسلمانوں کا اسلام نہ ہوگا بلکہ وہ اسلام ہوگا جو محمد ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کے دلوں، دماغوں اور روجوں میں جاگزیں تھا۔“

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیکور نے کہا کہ

”اسلام تمام مذاہب پر حاوی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت نے دنیا کو امن سکون اور راحت کا جو پیغام دیا دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔“

دیوان سنگھ مفتون کہتے ہیں کہ

”بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ یہ بات سن کر دل کہتا ہے کہ یہ الفاظ کہنے والے کے ہونٹوں کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔“

ہٹلر نے عظمت نبوی ﷺ کا اعتراف یوں کیا کہ

”حضور ﷺ واقعی سراپا رحمت ہیں اور ان کے

رحمۃ للعالمین ہونے میں شک کرنے والا واقعی نادان ہے۔“

یو۔ پی (انڈیا) کے گورنر مسٹر کے ایم منشی نے عظمت رسول ﷺ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”رنگ، نسل، قومیت اور مذہب کے ہاتھوں بنی ہوئی دنیا کو آج بھی تعلیمات محمدی ﷺ کی ضرورت ہے۔“

موجودہ ہندوستان کے بانی مہاتما گاندی نے کہا کہ ”مغربی دنیا اندھیرے میں غرق تھی کہ ایک روشن ستارہ افق مشرق سے چکا اور اس نے بے قرار دنیا کو روشنی، راحت، تسلی اور محبت کا پیغام دیا۔“

سید سلیمان ندوی کے خطابات مدراس میں ایک ہندو کی اپنے مسلمان استاد سے گفتگو کا نقشہ انہی الفاظ میں کھینچا گیا ہے کہ ہندوستان کے ماہر تعلیم بی ایس کشاپہ کہتے ہیں کہ

”مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی باک نہیں کہ بلاشبہ محمد ﷺ ایک سچے پیغمبر تھے، اس سچے محمد ﷺ کے بارے میں اس سے پہلے میرے دل میں جس قدر بدگمانیاں تھیں، میں روح محمد ﷺ سے اس کی معافی چاہتا ہوں اور بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ آج دنیا میں کسی شخص میں یہ طاقت نہیں کہ محمد ﷺ کے کریکٹر پر ایک دھبہ بھی لگائے۔“

نامور مستشرق جان ڈیوڈ اپنی کتاب ”محمد (ﷺ) اور قرآن سے معذرت“ کے دیباچہ میں یوں رقم طراز ہیں ”اس کتاب کے لکھنے کا مخلصانہ مقصد یہ ہے کہ محمد ﷺ کی سوانح حیات کو جھوٹی تہمتوں اور ناروا الزامات سے پاک کیا جائے اور آپ ﷺ نے مخلوق عالم کی فلاح و بہبود کے لئے جو کچھ کیا ہے اسے اچھی طرح آشکار کیا جائے۔“

ہندوستانی جرج، بمبئی کا پادری اسلام کے قانون صلح و جنگ بارے لکھتا ہے کہ

”جنگ عام طور پر بری سمجھی جاتی ہے مگر اسلام نے جنگ کے لئے اعلیٰ اصول پیش کئے ہیں۔“

انقلاب فرانس کے بانی روسو کا کہنا ہے کہ ”حضرت محمد ﷺ ایک منصف دماغ رکھنے والے انسان اور بلند مرتبہ سیاسی مدبر تھے، انہوں نے جو

سیاسی نظام قائم کیا، وہ نہایت شاندار تھا۔“

دیوان چند شریما کا کہنا ہے کہ

”محمد ﷺ محبت و اخوت، ہمدردی و رحمہ، لطف و کرم، شفقت و مروت کا پیکر اور روح تھے، ان کی روحانی قوت کی تاثیر ان کے صحابہ کرام کے لئے ناقابل فراموش تھی۔“

رسالہ ”ست اپڈیش“ کے ایڈیٹر اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرتا ہے کہ

”عام خیال یہ ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا مگر ہم اس رائے سے موافقت کا اظہار نہیں کر سکتے کیوں کہ زبردستی کوئی شے ظالم کو دی جاتی ہے، وہ ظالم سے واپس بھی لے لی جاتی ہے اگر اسلام کی اشاعت جبر کے ساتھ ہوتی تو آج اسلام کا نام و نشان باقی نہ رہتا لیکن ایسا نہیں ہوا، ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام دن بدن ترقی کر رہا ہے۔“

واشنگٹن کے مسٹر ارونگ کا کہنا ہے کہ

”اچھے دنوں میں بھی محمد ﷺ نے وہی انداز زندگی رکھا جو غربی کے دنوں میں تھا، انہیں شاہی شان و شوکت پسند نہ تھی۔“

مسٹر نکلسن ڈی کو جے کہتا ہے کہ

”حضرت محمد ﷺ کی سنجیدگی، عظمت، دانائی اور میانہ روی ہی وہ خصوصیات ہیں جو عرب کے تندخو لوگوں میں بہت کم پائی جاتی ہیں۔“

روسی مصنف کونٹ ٹالسٹائی کہتا ہے کہ

”آپ ﷺ امت کو نور حق کی طرف لے گئے اور اسے اس قابل بنادیا کہ وہ امن و سلامتی کی دلدادہ ہو جائے، زہد و پاکیزگی کی زندگی کو اپنائے، آپ ﷺ نے آکر انسانی خونریزیاں بند کیں اور دنیا میں حقیقی ترقی اور تمدن کی راہیں کھول دیں۔ ایسے محیر العقول کارنامے صرف ایسی ہی ہستی انجام دے سکتی ہے کہ جس کے ساتھ کوئی پوشیدہ طاقت کام کر رہی ہو اور بلاشبہ ایسی ہی ہستی عظمت و احترام کی مستحق ہے۔“

ریمنڈ لیراج کہتا ہے کہ

”پیغمبر عربی ﷺ اس معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی جس کا سراغ اس سے قبل تاریخ

میں نہیں ملتا۔“

ڈاکٹر جے کارام کا کہنا ہے کہ

”حضرت محمد ﷺ نے اخلاق عالیہ کے تلقین ہی نہیں کی بلکہ ان اصولوں پر عمل بھی کیا، ان کی زندگی ایثار و قربانی کی زندگی ہے۔“

لامارٹن کا کہنا ہے کہ

”محمد ﷺ ایک فلاسفر، خوش بیاں خطیب، قانون دان، شجاع مجاہد، نظریات کا فاتح، مذہبی اعتقادات کو منطقی اور عقل کی بنیادوں پر کھڑا کرنے والے اور روحانی سلطنت کے بانی تھے۔“

یوسورقہ سمٹھ کا کہنا ہے کہ

”اگر کسی ایک فرد کو یہ کہنے کا حق دیا جائے کہ کس نے صحیح طریقے سے حکومت کی ہے تو صرف اور صرف ایک نام سامنے آتا ہے اور وہ ہے محمد ﷺ کا، انہوں نے عرب کا رخ بدل دیا، ایک انقلاب آگیا، انقلاب بھی کیسا؟ ایسا انقلاب کہ آج تک کسی سرزمین پر نہ آیا۔ مکمل ترین، تیز ترین اور سراسر غیر معمولی انقلاب۔“

کچھ عرصہ قبل نسل انسانی کی تاریخ سامنے رکھتے ہوئے ان کی درجہ بندی کی گئی تو ترقی یافتہ اقوام اور متعصب ذہن نہ چاہتے ہوئے بھی ہمارے پیارے رسول ﷺ کو نسل انسانی میں سب سے اول مقام پر سرفراز کرنے پر مجبور ہو گئے۔

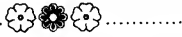
درجہ بندی کرنے والے مائیکل ایچ ہارٹ کچھ یوں رقم طراز ہیں کہ

”شاید کچھ لوگ تعجب کریں کہ میں نے تاریخ انسانی کے 100 مؤثر ترین انتہائی ذہین و فطین اور عظیم ترین شخصیات میں محمد ﷺ کو سرفہرست کیوں رکھا ہے۔ شاید قارئین مجھ سے اس کی وجہ بھی پوچھیں، مجھے تاریخ میں صرف وہی ایک ایسے انسان ملے جو دینی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں غیر معمولی طور پر کامیاب رہے۔“

غور فرمائیے کہ دنیا کے مخالفین اور نقاد بھی رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کا جائزہ لینے کے باوجود ان کی ذات مبارکہ میں کوئی خامی تلاش کرنے سے قاصر رہے بلکہ ان کی تعریف و توصیف پر مجبور ہو گئے۔ بلاشبہ

اور صلاحیت کے زور سے، مخلص بیٹوں کی کاوشوں سے روز قیامت تک قائم رہے گا۔

اے اللہ! اے پروردگار عالم! ہمیں ہمارے ملکوں امن نصیب فرما! ہمیں ہمارے ملکوں میں امن نصیب فرما! ہمارے حکمرانوں اور اماموں کی اصلاح فرما! ہمارے حکمرانی ان لوگوں کے ہاتھ میں دے جو تجھ سے ڈرنے والے، پرہیزگاری اختیار کرنے والے اور تیری خوشنودی کے طالب ہوں!

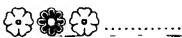


وحدت امت

بقیہ

کانفرنس میں مہمان خصوصی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بے لوث اور پر خلوص خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ یہ واحد جماعت ہے جو ہر آڑے وقت میں سعودی حکومت کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے۔ وہ مسئلہ عراق، کویت جنگ ہو، بحرین اور یمن کا بحران ہو، مرکزی جمعیت نے ہمیشہ حق اور سچ کا ساتھ دیا اور سعودی موقف کی تائید کی ہے۔ انہوں نے تمام مقررین کی گفتگو اور جذبات کو سراہا اور کہا کہ میں آپ کے جذبات سے بے حد متاثر ہوا ہوں اور یہ وقت امت کو یکجا کرنے کا ہے۔ اس سے قبل مولانا علی محمد ابوتراب نے بھی معزز مہمان کو خوش آمدید کہا اور سعودی خدمات کا تذکرہ کیا۔ اس کے ساتھ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی کارکردگی کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ کانفرنس کے صدر نشین علامہ پروفیسر ساجد میر نے معزز مہمان کو پاکستان آمد اور مرکزی جمعیت کی کانفرنس میں شرکت پر خوشی کا اظہار کیا۔ ان کی ذاتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس سے مولانا فضل الرحمن مدنی، مولانا قاری زوار بہادر، مولانا حامد الحق حقانی، مولانا سید عتیق الرحمن شاہ، قاری صہیب احمد میر محمدی، مولانا حافظ مقصود احمد اور راقم نے اظہار خیال کیا۔

بلاشبہ یہ مرکزی جمعیت کی ایک عمدہ کاوش اور بامقصد کانفرنس تھی۔ امید ہے اس کے دور رس نتائج سامنے آئیں گے۔ رابطہ العالم الاسلامی کو بھی چاہیے کہ وہ اس کا اہتمام کرے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کو یکجا کرے۔



لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“ (الانبیاء)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ پاک نے فرمایا کہ ”بیشک (اے نبی ﷺ!) ہم نے آپ ﷺ کو ایک حکم کھلا فتح دی ہے۔“ (محمد)

آپ ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ”یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے۔“ (الکوثر)

قرآن کریم میں رسول کریم ﷺ کی عظمت بارے متعدد مقامات پر ارشادات الہی موجود ہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا گیا کہ

”ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔“ (الشرح)

یعنی پیغمبروں اور فرشتوں میں آپ ﷺ کا نام بلند ہے، دنیا میں تمام سمجھدار انسان نہایت عزت و وقعت سے آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔ غور فرمائیے کہ اذان، اقامت، خطبہ، کلمہ طیبہ اور التحیات وغیرہ میں اللہ کے نام کے بعد آپ ﷺ کا نام لیا جاتا ہے اور خدا نے جہاں بندوں کو اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے وہیں ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی فرمانبرداری کی تاکید کی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی تھی جب مکہ کے لوگوں کے علاوہ آپ ﷺ کو کوئی جانتا تک نہ تھا اور وہ بھی آپ ﷺ کے دشمن اور آپ ﷺ کی ہستی کو دنیا سے ختم کر دینے پر تلے ہوئے تھے۔ قرآن کی یہ پیشین گوئی خود قرآن کی صداقت پر کھلا ہوا ثبوت ہے۔ اس وقت کون یہ اندازہ کر سکتا تھا کہ آپ ﷺ کا ذکر خیر اس شان کے ساتھ اور اتنے وسیع پیمانے پر ہوگا کہ حاسدین بھی مفلوج ہو کر رہ جائیں گے۔



سیرت نبوی

بقیہ

اس طویل راہ پر چلنے کے لیے سنجیدہ کاوش بھی لازم ہوگی۔ ہم اللہ کی مدد کے طلب گار ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں، اللہ کے سوا ہماری کوئی قوت یا طاقت نہیں ہے۔

اللہ سے ڈرو! اور جان رکھو کہ بہت جنگیں برپا ہو جائیں یا بہت لوگ امت کو نشانہ بنائیں، امت پر بڑے الزامات لگا دیئے جائیں یا حقیقتیں مسخ کر دی جائیں، بہر حال، دین اسلام اللہ کی نگہبانی سے، اپنی طاقت، کشش

حب رسول ﷺ ہی کسی مومن کا اثاثہ ہے کیوں کہ یہ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا کہ جب تک رسول کریم ﷺ کی محبت ہر چیز اور رشتہ سے بلند مقام پر سرفراز نہ ہو۔

مندرجہ بالا الفاظ اور اظہار بیاں غیر مسلموں کا ہے جو رسول کریم ﷺ کی ذات بابرکت کے اوصاف کی مدح سرائی پر مجبور ہو گئے جبکہ خالق کائنات خود آپ ﷺ کی شان بارے قرآن کریم میں ارشاد فرما ہے، جس کے بعد کسی بھی سند کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی کہ:

”یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی ذات)

میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔“ (الاحزاب)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ”اللہ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو پسند فرمایا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔“ (مشکوٰۃ)

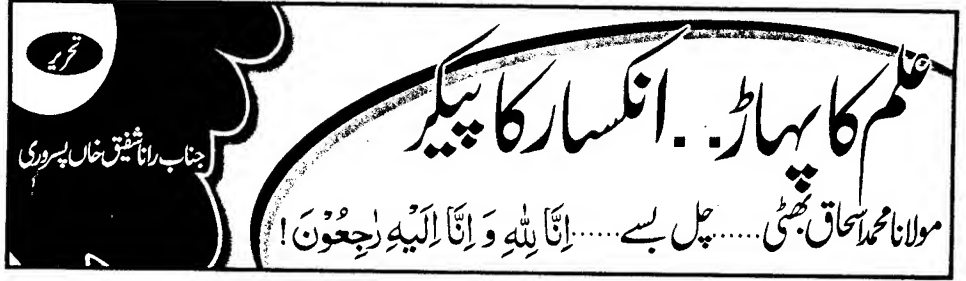
اللہ پاک خود نبی کریم ﷺ کی شان رسالت بارے قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

”وہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے، اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔“ (الفتح)

ایک اور مقام پر فرمایا گیا کہ ”(اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہوگی۔“ (البقرہ)

یہاں آپ ﷺ کی نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ ﷺ کا کام صرف اللہ کا پیغام بندوں تک پہنچا دینا ہے، اب اگر لوگ ایمان نہیں لاتے اور دوزخ کے مستحق ٹھہرتے ہیں تو اس سلسلہ میں آپ ﷺ پر کچھ الزام نہیں۔

بلاشبہ آپ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں اور اس کی گواہی خود خالق کائنات دے رہا ہے کہ ”اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہان والوں کے



لوگوں نے کسی پہاڑ کو، لوگوں کے ہاتھوں پر رواں نہیں دیکھا ہوگا، مگر میں نے آج، ایک پہاڑ کو روئے اور ہچکیاں لیتے ہوئے لوگوں کے ہاتھوں پر، سفر کرتے دیکھا ہے۔ میں نے اوروں کی طرح خود بھی اُس کے جنازے کو کندھا دیا ہے۔ وہ پہاڑ، ایک نحیف و منحنی سے شخص کی صورت میں تھا۔ دیکھنے کو ایک دبلا پتلا، کمزور سا شخص، مگر اپنی ذات و صفات میں پہاڑوں سے بلند قد و قامت کا مالک۔۔۔ بلا مبالغہ اور حقیقتاً، علم کا پہاڑ، عمل و کردار کا پیکر عظیم، عجز و انکسار کا حقیقی مظہر، بے غرضی و بے لوثی سے مجسم وہ رجل عظیم کہ جس کو دنیا ”مولانا محمد اسحاق بھٹی“ کے نام سے جانتی ہے۔ (اور اب ہمیشہ یاد کرتی

رہے گی) مولانا محمد اسحاق بھٹی نے نوے سال کی ایک لمبی زندگی بسر کی، مگر زندگی، مسلسل ”ہر لحظہ نیا طور، نئی برق تھکی“ کی مصداق رہی ہے۔ آخر دم تک، ان کا تعلق قلم و قرطاس

سے قائم رہا۔ ان کے عزیز اور احباب، ان کی عمر کو دیکھتے ہوئے انہیں آرام کی تلقین و اصرار کرتے رہے، مگر وہ پارہ صفت تھے اور زندگی کے ہر لمحہ سے کچھ نہ کچھ کشید کرتے رہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ایک نوے سالہ بوڑھے کا وجود، جوانوں سے زیادہ متحرک اور دماغ، کم سنوں سے بڑھ کر قوتِ حافظہ سے لبریز و معمور تھا۔۔۔ وہ کثیر التصانیف بھی تھے، کثیر المجالس بھی، عام طور پر لکھنے والے مردم بیزار ہوتے ہیں، تنہائی کو اپنے کام میں ممد و معاون جاننے اور لوگوں سے میل ملاپ سے احتراز کرتے ہیں، مگر حضرت بھٹی صاحب ایک مجلسی آدمی تھے، یار باش، دوستی پالنے اور دوستی سنبھالنے والے۔ کوئی ان کو ملنے جاتا تو ہانپیں اور دل کھول کر ملتے، کسی کو اجنبیت کا احساس تک نہ ہونے دیتے۔ ہر ایک کی ذہنی سطح تک آ کر ملتے کہ زندگی بھر کے لئے اپنا نقش چھوڑ جاتے، ملنے

والا خود اجازت چاہ کر اٹھتا، دل کھول کر باتیں کرنے والے اور پوری طرح متوجہ ہو کر سننے والے، بھٹی صاحب لکھتے بھی بہت زیادہ تھے۔ اتنا لکھتے تھے کہ کتاب پر کتاب شائع ہوتی چلی جاتی تھی۔ اُن کو ملنے والے حیران ہوتے تھے، ”یہ مجلسی آدمی لکھتا کس وقت ہوگا کہ اس کمال کا لکھ گیا۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے تفسیر و حدیث، فقہ و سیرت، تاریخ و ادب پر بھی خوب لکھا مگر ان کو جو شہرت و دام ملی وہ ان کو ”خاکہ نویسی“ کے حوالے سے ملی، گویا وہ اِس فن کے ”امام“ تھے۔ شخصیات پر انہوں نے جتنا زیادہ لکھا اور جس قدر لکھا برصغیر کی تاریخ میں کسی اور نے کہاں لکھا ہوگا۔ ان کے کام کی کثرت و ندرت کے باعث ہی تو

بلا مبالغہ اور حقیقتاً، علم کا پہاڑ، عمل و کردار کا پیکر عظیم عجز و انکسار کا حقیقی مظہر، بے غرضی و بے لوثی سے مجسم وہ رجل عظیم کہ جس کو دنیا ”مولانا محمد اسحاق بھٹی“ کے نام سے جانتی ہے۔ (اور اب ہمیشہ یاد کرتی رہے گی)

انہیں کویت کی عرب علمی شخصیات نے ”ذہبی دوراں“ کے لقب کے ساتھ اعزازات سے نوازا تھا۔ وہ شخصیات پر لکھتے تو اس طرح لکھتے کہ پڑھنے والوں سمجھتا وہ تحریر نہیں پڑھ رہا کوئی فلم دیکھ رہا ہے، وہ جزئیات تک لکھ جاتے۔ اللہ کریم نے انہیں حافظہ بھی بلا کا عطا فرمایا تھا۔ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود، جس پر لکھتے یوں کہ جس طرح وہ سامنے حرکت کر رہا ہو۔ میں نے ”پیغام“ ٹی وی کے لئے، ان سے 18 گھنٹے پر مشتمل طویل انٹرویو کیا، عنوان تھا ”گاہے گاہے باز خواں“۔ کوئی طے شدہ سوالات نہ تھے، بس سیٹ پر بیٹھے اور رواں ہو گئے۔ میں سوال کرتا اور فوراً جواب میں تاریخ اندیلنے لگتے اور اس روانی اور سلاست سے کہ ہم پر ”کوئی حیرانی سی حیرانی ہے“ والی کیفیت طاری ہو جاتی۔ وہ اپنے ایک سفر دہلی کی بات کر رہے تھے کہ میں نے بات کاٹ کر پوچھ لیا آپ

کی مولانا شرف الدین دہلوی سے بھی ملاقات ہوئی؟ وہ ایک لمحہ ہچکچائے بغیر ترنت فرمانے لگے: ”ہاں! 1942ء کی بات ہے، بدھ کا دن تھا، فلاں مینے کی فلاں تاریخ، ہم ان کو ملے تو وہ گلاس میں دودھ ڈال کر اس میں روٹی کے لتھے توڑ کر جھگو جھگو کر کھا رہے تھے، پھر ہمارے لئے بھی منگوایا اور ہمیں بھی اپنے طعام میں شریک کر لیا۔۔۔۔۔“

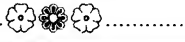
کسی واقعہ کو پون صدی گزرنے کے باوجود سن تاریخ، دن کے ساتھ ساتھ تمام جزئیات اور پوری باریکیوں کے ساتھ یاد رکھنا اور پھر لکھنا انہی کا کمال تھا۔ بھٹی صاحب عجز و انکسار کا حقیقی پیکر تھے۔ اتنی بڑی علمی شخصیت ہونے کے باوجود کبر و نفوت، ذرا سی بھی نہ تھی، کسی بھی ملنے والے پر اپنی علمیت کا رعب نہیں ڈالتے تھے نہ اُسے احساس ہونے دیتے کہ وہ کتنی بڑی شخصیت کے سامنے ہے ان کی بود و باش عام سی اور بڑی سادہ تھی میں نے انہیں بارہا، فٹ پاتھ پر پڑی کتابوں کے پاس بیٹھے اور کتابیں چنتے دیکھا ہے۔ پرویز مشرف نے اقتدار پر قبضہ کیا تو میں نے ”اسلام اور جمہوریت“ کتاب لکھی تو اس کا مقدمہ

مولانا بھٹی صاحب نے لکھا، پھر 16 دسمبر 1999ء کے روز پریس کلب میں کتاب کی تقریب پذیرائی نوابزادہ نصر اللہ خان مرحوم کی صدارت میں ہوئی، بھٹی

صاحب بھی تشریف فرما تھے، ہم زور لگا کر رہ گئے، مگر مولانا اسٹیج پر تشریف فرما نہ ہوئے، حالانکہ وہاں جو بھی بڑے بڑے تھے مائیک پر آ کر بھٹی صاحب سے خوشہ چینی کا اعتراف کر رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ حقیقتاً بے غرض تھے، ساری زندگی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا یا، وہ اپنی کتابوں سے کئی ناشرین کے خزانے بھر گئے ہوں گے مگر ان کا اپنا گھر ایک چھوٹی سی گلی میں، چھوٹا سا بی رہا ساری زندگی کسی کے سامنے ہاتھ بھی نہیں پھیلا یا تو سر بھی کسی کے سامنے نہیں جھکایا، بے غرضی و بے نفسی تھی بھی اور خود داری بھی کمال کی رکھتے تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنا نام، اپنے کام کے بل بوتے پر پیدا کیا، وہ نام کے لئے کام نہیں کرتے تھے، وہ تو شخصیات سے محبت کرتے تھے، اخلاص سے ان کو گمانی سے نکال کر نمایاں کرتے تھے، ان کے اخلاص اور دل سے لکھنے کے وصف کے باعث،

کس رخ سے لکھوں؟۔۔۔ وہ تو ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے نابغہ روزگار تھے، عبقری تھے، مصنف کتب کثیرہ، علم کے سمندر کے چھانور، کتب بینی اور انسان شناسی میں بہت آگے کی دنیا کے باسی تھے۔ عظمتوں کی رفعت پر فائز اور دلوں کی گہرائیوں میں عقیدت کے حامل۔۔۔ میں ان کے بارے میں لکھوں بھی تو کیا لکھ پاؤں۔۔۔ میں صرف دو آنسوؤں سے طوفان برپا کرنا چاہتا ہوں، تو بس یہی کہ

کانٹے چھوڑ گئی آندھی لے گئی اچھے اچھے پھول
بہتے رون گے دلاں دے جانی
تے ماپے تینوں گھٹ رون گے



مولانا اسحاق بھٹی سیکرٹری تھے اور ہندی ریاستوں میں انگریز مخالف سیاست کی پاداش میں قید و جبر برداشت کر چکے تھے۔ (گیانی ذیل سنگھ جب بھارتی صدر بنے تو اپنے اس دوست اور ساتھی کو بھارت یا ترائی کی دعوت دی، مگر مولانا کی درویشی اور بے لوثی آڑے آگئی۔ آخر عمر میں ان کی شدید خواہش تھی کہ وہ اپنے آبائی شہر کوٹ کپورہ ”فرید کوٹ“ کو دیکھ آئیں، مولانا عبدالوہاب خلجی نے بہت کوشش کی مگر بھارتی سفارتخانہ نے 86 سال کے بوڑھے کو ویزا دینے سے انکار کر دیا)۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی کی شخصیت پر جتنا لکھا جائے کم ہے۔ میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں، مگر دل کی عجیب کیفیت ہے، روح پر غم چھایا ہوا ہے، کچھ سوچ نہیں رہا، کیا لکھوں، کس طرح اور

قدرت نے ان کو آسمان علم و معرفت کا تابندہ ستارہ بنا دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کتنے ہی گمنام لوگ تھے جن کو بھٹی صاحب کے قلم نے تابندگی و درخشندگی عطا کر دی ہے۔ ہمارے محترم ضیاء اللہ کھوکھر جو پیپلز پارٹی کے ادوار میں اعلیٰ ایوانوں میں راہ رکھتے تھے، وہ بھی بھٹی صاحب کے مداح ہیں۔ زرداری صاحب کے دورِ صدارت میں مجھے کہنے لگے ”خواہش ہے کہ بھٹی صاحب کو صدارتی ایوارڈ مل جائے“۔ چنانچہ میں نے اس غرض سے روز نامہ ”پاکستان“ کے میگزین ”زندگی“ میں بھٹی صاحب کی تصنیفات و تالیفات پر ایک مفصل مضمون لکھا جو ناسٹل اسٹوری کے طور پر شائع ہوا، (شاید اب پھر قند مکرر کے طور پر شائع ہو جائے) اس سے ان کی علمی حیثیت کا ایک اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ وہ خود بھی (کسر نفسی کے ساتھ) اپنی سوانح عمری، آبِ بیتی کے طور پر ”گزر گئی گزران“ کے نام سے لکھ چکے ہیں۔ ہمارے ادارے سے ان کا ایک تعلق تھا، ہمارے ادارے کے کئی لوگ بھی ان پر مضمون و کالم لکھ چکے ہیں۔ وہ خود بھی فرمایا کرتے تھے: ”ہی کہ ویسی“ کی طرف مجھے عجیب الرحمن شامی صاحب نے دھکیلا تھا، ابتدائی طور پر میں نے ”قومی ڈائجسٹ“ میں (شخصیات پر) لکھا تھا۔ میں اگرچہ ایک بہت چھوٹا آدمی ہوں پھر بھی میرے لئے بھٹی صاحب ایک بزرگ، ایک مربی اور ایک بے تکلف دوست کی طرح تھے۔ وہ تو ہر ایک کے لئے دل کے در پیچے کھولے رکھتے تھے۔ وہ اتنے بڑے تھے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی اپنے آپ کو چھوٹا نہ سمجھتا تھا، میں نے تو ان کے ساتھ بعض طویل سفر کرنے کی سعادت بھی حاصل کر رکھی ہے۔۔۔ کہتے ہیں ناں! کہ ”راہ پیا جانے یا واپیا جانے“۔ میں نے تو سفر کی تنہائی میں بھی اور معاملات کی یکتائی میں بھی، انہیں ہر حال میں مخلص، درد مند اور بے غرض ہی پایا ہے۔ ان کے دل میں ہر ایک کے لئے خیر ہی خیر تھی۔ خیر نہ ہوتی تو آج کے کینہ و نفرت کے دور میں جبکہ کوئی کسی کے لئے ایک کلمہ خیر کہنے کو تیار نہیں ہوتا، وہ دوسروں پر اتنا زیادہ اور دھڑا دھڑکیوں لکھتے چلے جاتے۔۔۔ کم ہی لوگ جانتے ہیں کہ وہ تحریک آزادی کے سپاہی بھی تھے اور جیل یا ترائی بھی کر چکے تھے۔ بھارت کے آں جہانی صدر گیانی ذیل سنگھ جب ریاستوں کی پرچامنڈل کے پردھان تھے تو

مولانا محمد اسحاق بھٹی کی رحلت

لکھیں! فقہا ہند و پاکستان پر ضخیم کتابیں لکھیں۔ انہوں نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا۔ شخصیات پر لکھا تو ”بزمِ ارجنندا“ جیسی کئی کتابیں وجود میں آئیں۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی تحریک آزادی کے سپاہی تھے۔ انگریزی عہد میں جب ہندوستانی ریاستوں میں ”پرچامنڈل“ کے نام سے کمیٹیاں بنیں تو وہ ان میں بہت متحرک تھے۔ گیانی ذیل سنگھ جو بعد میں آزاد ہندوستان کے صدر بھی بنے ان کمیٹیوں کے صدر اور مولانا محمد اسحاق بھٹی سیکرٹری تھے۔ تحریک آزادی کے دوران انہوں نے جیل بھی کائی۔ قلم سے اپنا رشتہ انہوں نے آخری عمر تک استوار رکھا، وہ نقل و سماع کا شکار ہو گئے تھے، لیکن ان کا حافظہ بلا کا تھا، اپنی یادداشت کے زور پر وہ گفتگوں بلا مکان علمی گفتگو کرنے کا ملکہ رکھتے تھے۔ طرز زندگی اتنا سادہ تھا کہ اس لحاظ سے وہ آج کے دور کی شخصیت ہی نظر نہیں آتے تھے۔ اس ضعیف العمری میں بھی متحرک زندگی گزار رہے تھے، ان کی زندگی کے آخری برس بھی ان کی لکھی ہوئی تین کتابیں شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور فرد گزشتوں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

(روزنامہ پاکستان، ادارہ 23 دسمبر 2015ء)

ممتاز عالم دین، موزخ، مصنف اور ادیب مولانا محمد اسحاق بھٹی نوے برس کی عمر میں انتقال کر گئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولانا محمد اسحاق بھٹی علم و فضل کا گہرا سمندر تھے۔ ساٹھ سے زیادہ کتابوں کے مصنف تھے۔ انتہائی وقیع علمی کتابوں کا ترجمہ کر کے انہوں نے اپنی زبان دانی کا لوہا منوایا۔ مدت العمر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور میں تصنیف و تالیف میں مصروف رہے۔ مجلہ ”معارف“ کے ایڈیٹر رہے۔ انہوں نے ”الفہرست ابن ندیم“ جیسی شہرہ آفاق کتاب کا ترجمہ کیا۔ اتنی بڑی علمی شخصیت ہونے کے باوجود وہ ہر قسم کے احساسِ تفاخر یا غرور علم سے کوسوں دور تھے، تمام عمر انتہائی سادگی سے گزار دی، ”سناٹش کی تمنا نہ صلی کے پروا“ پر صحیح معنوں میں زندگی بھر عمل کیا۔ ان کی سوانح عمری ”گزر گئی گزران“ میں اس کی ایک جھلک دیکھی جاسکتی ہے۔ آج کے دور میں چند حرف لکھنے والے علامہ کہلانے لگتے ہیں۔ بھٹی صاحب صحیح معنوں میں اس کے حق دار تھے، لیکن نہ انہیں کبھی کسی نے علامہ کہا اور اگر کوئی کہہ بھی دیتا تو ان کا مزاج ایسا تھا کہ وہ اس ”خراجِ تحسین“ کو شاید قبول نہ کرتے۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی کی کتابیں اور تحریریں بہت متنوع ہیں۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ و سیر پر کتابیں

سعودی حکومت کا قابل تحسین اقدام

ترجمہ: جناب مولانا عبدالملک مجاہد

قیادت نے بڑا اہم فیصلہ کیا ہے۔ جسے عالمی سطح پر خوب پذیرائی مل رہی ہے۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے صاحبزادے شہزادہ محمد بن سلمان نے سعودی عرب کی قیادت میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے چونتیس ممالک پر مشتمل مسلم فوجی محاذ کے قیام کا اعلان کیا ہے۔

دنیا کے 34 ممالک نے اس اقدام کی تائید کی ہے۔ اس محاذ کا صدر دفتر ریاض میں ہوگا۔ ریاض میں قائم کیا جانے والا یہ دفتر دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے فوجی اقدامات میں ربط و ضبط پیدا کرے گا۔ دہشت گردی کے باعث پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے میں معاونت کرے گا۔ مختلف اداروں کی رہنمائی کرے گا۔ دہشت گردوں کو ختم کرنے اور ان کی قوت و صلاحیت کو پاش پاش کرنے کے لیے اپنی سفارشات پیش کرے گا۔

گزشتہ ہفتے شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود نے ریاض کے اڑبیس پر ایک پر ہجوم پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ اس وقت داعش کی سرگرمیاں شام اور عراق میں بڑے زور و شور سے جاری ہیں۔ یمن اور لیبیا بھی اس سے متاثر ہیں۔ اب تک مسلم ممالک انفرادی طور پر دہشت گردی سے نمٹنے کی کوشش کر رہے تھے، مگر اس مشترکہ

فوجی محاذ کے قیام کے بعد ممالک کے لیے دہشت گردوں اور ان کی سرگرمیوں سے مشترکہ طور پر نمٹنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ یہ محاذ ایسے ممالک پر مشتمل ہوگا جو مسلم دنیا کی بھاری اکثریت کے نمائندہ

ہیں۔ پوری مسلم دنیا چاہتی ہے کہ دہشت گردی سے دنیا کو نجات دلائی جائے۔ شہزادہ محمد بن سلمان کا کہنا تھا کہ جلد ہی ریاض میں اس محاذ کا آپریشن روم بھی کھولا جائے گا۔ وہ ممالک جو ہمارے ساتھ اس محاذ میں شامل ہوں گے، وہ اپنے اپنے وسائل کے مطابق اس میں حصہ ڈالیں گے۔

دنیا اس وقت جن حالات سے گزر رہی ہے اور مٹی بھر دہشت گردوں نے جس طرح دنیا کو ریغمال بنا رکھا ہے اس پر ہر باشعور انسان پریشان ہے۔ دہشت گرد ہر وقت قتل و غارت کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی وجہ سے عالمی امن تنہائی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے۔ ان حالات میں دنیا کے تمام بڑے ممالک اس قسم کے محاذ کی مکمل حمایت کر رہے ہیں۔ سعودی عرب جس کے لیے دنیا کے

بھی اس ملک میں امن، عافیت اور چین کی زندگی گزار رہے ہیں۔ امن کے دشمنوں کو اس ملک کا امن ایک آنکھ نہ بھایا۔ انہوں نے نوجوانوں کو ورغلانا شروع کیا۔ نجانے ان کی کس قسم کی برین واشنگ کی گئی کہ وہ اپنے ہی ملک کے امن کو تباہ کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے۔ دہشت گردی کی اکا دکا کاروائیاں ہوتی رہیں۔ ادھر سعودی معاشرے میں امن کے محافظ فوج، پولیس اور تحقیقاتی ادارے بڑی مستعدی سے ان عناصر کی تلاش میں ہیں جو دہشت گردی کی کاروائیوں میں ملوث ہیں یا ایسے پروگرام بنا رہے ہیں۔

الحمد للہ! اس فکر کے حاملین کا بڑی حد تک قلع قمع کر دیا گیا ہے، مگر امن کے اور اسلام کے دشمن بھی فارغ نہیں بیٹھے ہوئے۔ انہوں نے مسلسل کوشش کر کے ایسے حالات

اگر آپ سے یہ سوال کیا جائے کہ آج کی دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے تو یقیناً آپ ایک لمحے کے توقف کے بغیر کہیں گے: دہشت گردی۔ گزشتہ دو دہائیوں میں دہشت گردی نے ہزاروں نہیں لاکھوں ماؤں کی گودیں اجاڑ دی ہیں۔ کتنی ہی بہنوں کے سہاگہ اجڑ گئے اور کتنے ہی بچوں کو یتیمی کے دکھ سہنا پڑے۔ لاکھوں کی تعداد میں بچے عورتیں اور نوجوان اپنے جسمانی اعضا سے محروم ہونے کے بے کسی کے عالم میں معذوری کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ لاکھوں انسان اپنے ہشتے بستے گھروں کو چھوڑنے اور پناہ گزینوں کی حیثیت سے یکپسوں میں بے یار و مددگار پڑے امداد اور تعاون کے منتظر ہیں۔ بے گناہ لوگ گھر سے نوکری کرنے یا محنت مزدوری کرنے کی خاطر نکلے، مگر انہیں ادبی نیند سلا دیا گیا۔ بعض

نظریاتی ملک ان اسلام دشمنوں کی ہٹ لٹ پر ہیں جن میں پاکستان اور سعودی عرب سر فہرست ہیں۔ ایک وقت تھا جب یہ دونوں ملک امن کا گوارہ تھے۔ بطور خاص سعودی عرب میں دہشت گردی کا کوئی تصور نہ تھا۔

راقم الحروف کو سعودی عرب میں رہتے ہوئے 36 سال گزر چکے ہیں۔ الحمد للہ! یہاں اتنا امن و امان تھا اور آج بھی ہے کہ رات ایک بجے آپ بڑی بڑی رقوم اور قیمتی اشیاء ہمراہ لیے ہوئے اپنی خواتین کے ساتھ بلا تامل ایک شہر سے دوسرے شہر جاسکتے ہیں۔ گھر اور بازار کھلے رہتے ہیں کیا مجال کہ کوئی آپ کے گھر کی طرف میلی نظر سے دیکھے۔ سعودی عرب ایک ایسا ملک جسے دنیا کے سستے ترین ملکوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ آل سعود کی حکومت کے دوران اس ملک میں جتنا کیش فلو ہے اتنا بہت کم ممالک میں ہوگا۔ آل سعود کے حکمرانوں نے اپنے ہر دور میں عوام کو بے پناہ سہولتیں مہیا کیں۔ کئی ملین غیر ملکی

دنیا کے 34 ممالک نے اس اقدام کی تائید کی ہے۔ اس محاذ کا صدر دفتر ریاض میں ہوگا۔ ریاض میں قائم کیا جانے والا یہ دفتر دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے فوجی اقدامات میں ربط و ضبط پیدا کرے گا۔

پیدا کیے کہ خلیجی ممالک کے امن و سکون کو خراب کیا جاسکے۔ خطے کے ایک ملک نے مذہبی اور مسلکی منافرت کو ہوا دے کر سعودی عرب کے ہمسایہ ممالک میں اپنی مذموم کاروائیاں جاری رکھی ہوئی ہیں۔ عراق شام کے بعد اب یمن میں حوثی شریعت پسندوں کے ذریعے وہاں کے امن کو بھی تہہ بالا کیا گیا اور سعودی عرب کی سالمیت اور استحکام کے لیے چیلنج کھڑا کر دیا گیا۔ سعودی قیادت اپنی ذمہ داریوں کو خوب پہچانتی ہے۔ انہوں نے بہت سے بروقت اقدامات کے ذریعے دہشت گردوں کے دانت کھٹے کر دیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بعض عالمی طاقتوں کی سرپرستی سے داعش کا فتنہ کھڑا کیا گیا جو دنیا کے بہت سے ممالک کے لیے درد سر بنا ہوا ہے۔ حال ہی میں سعودی حکومت کی بالغ نظر

انگلستان میں مورخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی کی غائبانہ نماز جنازہ

بریڈ فورڈ (پ۔ ر) برصغیر کی ممتاز علمی شخصیت، مورخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی لاہور میں آج 90 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ ناصر باغ لاہور اور ان کے آبائی شہر (ڈھیسیاں) جڑانوالہ میں ادا کی گئی۔ ان کی غائبانہ نماز جنازہ جامع اہل حدیث کیتھلی برطانیہ میں حافظ عبدالاعلیٰ نے پڑھائی۔ جنازہ کے بعد انہوں نے مولانا محمد اسحاق بھٹی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ متکلم اسلام مولانا حنیف ندوی، جی سنسن نائی شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف کے رفقاء خاص میں سے تھے۔ ان کے علاوہ وہ برصغیر کے نامور علماء مولانا ابولکلام آزاد، سید داؤد غزنوی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا معین الدین لکھوی، مناظر اسلام مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، علامہ احسان الہی ظہیر اور ڈاکٹر صہیب حسن کے معاصر تھے۔ انہوں نے برصغیر میں اسلام کے نقوش، فقہائے ہند، نقوش عظمت رفتہ، برصغیر میں اہلحدیث کی سرگزشت، کاروان سلف، بزم ارجمندان سمیت 40 کتب تصنیف کیں۔ المعارف کے برسوں ایڈیٹر بھی رہے، 32 سال تک ادارہ ثقافت اسلامیہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ انہوں نے پہلی دفعہ علمائے کرام کے احوال کئی جلدوں میں قلمبند کر کے تاریخ میں ایک نئی طرح ڈالی ہے۔ مرحوم نہایت خلیق، ملنسار، عجز و وقاحت کا مجسمہ تھے شب زندہ دار اور مہمان نواز تھے۔ ان کی وفات سے جماعتی تاریخ کا ایک عظیم الشان باب بند ہو گیا ہے۔ مولانا عبدالاعلیٰ نے کہا کہ مولانا اسحاق بھٹی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسی سال مئی میں جامعہ سلفیہ کی جانب سے شیلڈ بھی پیش کی گئی اس اجتماع میں مجھے بھی شرکت کا موقع ملا تھا۔ دریں اثناء جمعیت اہل حدیث کی بیشتر مساجد میں نماز جنازہ غائبانہ ادا کی گئی اور علماء و خطباء نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مرکزی امیر مولانا عبداللہادی العمری نے کہا کہ مولانا اسحاق بھٹی ہمارا قیمتی سرمایہ تھے۔ ڈاکٹر صہیب حسن نے کہا کہ مولانا اسحاق بھٹی میرے ان ساتھیوں میں سے تھے جنہوں نے دیگر علماء کی طرح میرے خاندان کی پانچ پشتوں کے احوال بھی تحریر کیے ہیں جب پاکستان آئے جاتا نہیں ملے بغیر کبھی واپس نہیں آیا۔ مولانا حبیب الرحمن مرکزی ناظم اعلیٰ، مولانا منیر قاسم نائب امیر، پاکستان سے آئے ہوئے مہمان مولانا ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے و ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، مولانا حفیظ اللہ خان، مولانا ثقیف الرحمن شاہین، مولانا محمد ادریس مدنی خطیب گلاسگو، مولانا پروفیسر عتیق الرحمن پروفیسر مطیع الرحمن شفلڈ، مولانا عبدالستار عاصم، مرکزی نائب امیر مولانا شیر خان جمیل، قاری ذکا، اللہ سلیم، ناظم اسلامک ریلیف مولانا محمد ابراہیم میرپوری، سابق مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شعیب میرپوری بانہری، مولانا شریف اللہ شاہد بریڈ فورڈ، مولانا عبدالکریم ثاقب برمنگھم، برادر عجب خان اور دیگر علماء و فضلاء نے مولانا محمد اسحاق بھٹی کی وفات پر دلی صدمے کا اظہار کیا اور مرحوم کے لیے دعا کی کہ اللہ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (حافظ محمد عبدالاعلیٰ درانی - بریڈ فورڈ)

تمام مسلمان ترپتے اور اس سے شدید محبت کرتے ہیں یہ اسی کا حق بنتا تھا کہ وہ اس قسم کے محاذ کی قیادت کرے۔ الحمد للہ! سعودی حکام قیادت کی اعلیٰ صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ بات باعث مسرت ہے کہ ایک نوجوان شہزادے محمد بن سلمان نے ایک ایسا قابل عمل منصوبہ بنایا ہے جو بے شمار مسلمانوں کے دلوں کی آواز ہے۔ میرے جیسے کتنے ہی لوگ جو اتحاد بین المسلمین کے زبردست حامی ہیں ان کی دلی خواہش ہے کہ مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔ ان کی اپنی فوج اپنا اسلحہ اور اپنی قوت ہو۔ اگر اس طرح کا مشترکہ محاذ وجود میں آکر کامیاب ہو جاتا ہے تو یہ منصوبہ اس صدی کے بڑے کارناموں میں سے ایک ہوگا۔

اس وقت دنیا میں جو مالک زیادہ دہشت گردی کا شکار ہیں ان میں شام، عراق، فلسطین، یمن، لیبیا، مالی، نائجر، پاکستان اور افغانستان شامل ہیں۔ سعودی حکومت نے کمال حکمت عملی سے دہشت گرد تنظیموں کے گرد دائرہ تنگ کر دیا ہے۔ ان کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ شہزادہ محمد بن سلمان نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ سب سے پہلے شام اور عراق میں آپریشن ہوں گے؛ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی جگہ آپریشن کرنے سے پہلے بین الاقوامی برادری اور متعلقہ ملک کی قانونی حکومت کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ اسی طرح دنیا کے اہم ممالک اور عالمی تنظیموں کے ساتھ بھی رابطہ رکھا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے اس محاذ کے بنیادی مقاصد میں ہر قسم کی دہشت گردی کا خاتمہ شامل ہے۔ ہم عسکری، فکری و ابلاغی، سیوریٹی ہر سطح پر دہشت گردی کے خلاف جنگ کریں گے۔ ان سے سوال کیا گیا: کیا داعش کے خلاف بھی آپ مہم چلائیں گے؟ تو اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا: ہر طرح کی دہشت گردی کو ختم کرنا ہمارا اولین ہدف ہوگا۔

سعودی عرب میں پاکستانی حلقوں نے اس اتحاد کا بے پناہ خیر مقدم کیا اور کہا ہے کہ ایسے اتحاد سے بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔ 34 اسلامی ممالک کے درمیان فوجی اتحاد قائم ہونے سے دہشت گردوں کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ پاکستان کے فارن آفس نے بھی اس اتحاد کا زبردست خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم دہشت گردی کے خلاف علاقائی اور عالمی کوششوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان نہایت گہرے

مسلمان بن عبدالعزیز مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کسی بھی ملک کا امن و سکون ہی اس ملک میں ترقی کا سبب بنتا ہے۔ الحمد للہ! اب بھی سعودی عرب امن کا گہوارہ ہے، مگر ایک ہمسایہ ملک کے عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ وہ علانیہ سعودی عرب اور خصوصاً حرمین شریفین پر قبضہ کرنے کی باتیں کرتا ہے۔ ان شاء اللہ قیامت تک اس کی یہ آرزو کبھی پوری نہیں ہو سکے گی۔ سعودی عرب پر آل سعود کی حکومت ایک بڑی نعمت ہے۔ توحید کی دولت سے مالا مال یہ ملک ایک مضبوط اور قوی ملک ہے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔ ●●

برادرانہ تعلقات ہیں۔ دونوں ممالک ہر قسم کی دہشت گردی کی مکمل مذمت کرتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب، ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم، نائب امیر مولانا علی محمد ابوتراب اور جمعیت اہل حدیث کے تمام مرکزی رہنماؤں نے اس اتحاد کے قائم کرنے پر سعودی قیادت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور انہیں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔ سعودی عرب میں مقیم پاکستانوں نے بھی اس مفید اتحاد کا خیر مقدم کیا ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک یہ وقت کی اہم ضرورت تھی۔ بلاشبہ اس مفید منصوبے پر خادم الحرمین الشریفین شاہ

سعودی عرب کی قیادت میں 34 مسلم ممالک کے اتحاد میں پاکستان کی شمولیت کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ امیر محترم

پاکستان کو سعودی عرب کے ساتھ کدھے سے کدھا ملا کر چلنا ہو گا' پاکستان اور سعودی عرب کی سلامتی کو ایک جیسے خطرات کا سامنا ہے۔ لاہور..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی کے لیے سعودی عرب کی قیادت میں 34 مسلم ممالک کے اتحاد میں پاکستان کی شمولیت کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ پاکستان کو سعودی عرب کے ساتھ کدھے سے کدھا ملا کر چلنا ہو گا کیونکہ پاکستان اور سعودی عرب کی سلامتی کو ایک جیسے خطرات کا سامنا ہے اور ان کا دشمن بھی ایک ہی ہے۔ خطے میں داعش اور دیگر عسکریت پسند تنظیموں کے خلاف کسی بھی قسم کے انتہائی اقدام کو خوش آمدید کہنا چاہیے۔ جامعہ براہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان برادرانہ تعلقات ہیں، عسکری سطح پر بھی تعاون چل رہا ہے، مشترکہ فوجی مشقوں سے لے کر مختلف شعبوں میں باہمی تعاون کا سلسلہ بھی خوش آئند ہے۔ دہشت گردی کیخلاف جنگ میں پاکستان کی قربانیاں کسی سے کم نہیں، ہمیں عالمی، علاقائی سطح پر ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کرنی چاہیے، اسی تناظر میں سعودی اتحاد کا خیر مقدم ہونا چاہیے۔ پاکستان نے ہمیشہ امن کے قیام کیلئے خطے میں اپنا کردار ادا کیا ہے اور تمام ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو بڑھانے کو ترجیح دی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف علاقائی اور بین الاقوامی کوششوں کی حمایت جاری رکھنی چاہیے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اسلامی فوجی اتحاد داعش ہی نہیں ہراس دہشتگرد کا مقابلہ کریگا جو امت مسلمہ کے مقابل آئے گا۔ اس اتحاد کا مقصد عراق، شام، لیبیا، مصر اور افغانستان میں دہشت گردی کیخلاف کوششوں کو مربوط بنانا ہے۔ اس سلسلے میں عالمی برادری اور بین الاقوامی اداروں سے رابطہ رکھے جائیں گے اور مکمل تعاون کیا جائیگا۔ اعلان کے مطابق اتحاد کا مقصد تمام دہشت گرد گروپوں اور تنظیموں کی کارروائیوں سے اسلامی ممالک کو بچانا، فرقہ واریت کے نام پر قتل کرنے، بدعنوانی پھیلانے یا معصوم لوگوں کو قتل کرنے سے روکنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد کا دائرہ کار اسلامی دنیا سے باہر بھی ہونا چاہیے۔ پاکستان عالم اسلام کی واحد ایٹمی قوت اور اسکی فوج کا دنیا کی بہترین افواج میں شمار ہوتا ہے۔ پیشہ ورانہ استعداد کے پیش نظر پاک فوج عالمی امن فوج کا حصہ ہے۔ پاکستان کے بغیر یقیناً ایسے اتحاد کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مدارس کا تعلق دہشت گردی سے جوڑ کر اسلام کو بدنام کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے

لاہور..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ وزیر داخلہ چوہدری شاکر کی موجودگی میں مدارس کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی، چوہدری شاکر کی اسلام پسندی اور حب الوطنی مسلمہ ہے۔ نیشنل ایکشن پلان کے تحت مدارس کی رجسٹریشن پر کوئی اعتراض نہیں۔ مرکزی دفتر میں مختلف وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ دینی مدارس دہشت گردی کے خلاف جنگ میں حکومت کیساتھ ہیں۔ دہشت گردی میں ملوث کسی بھی مدرسے کے بارے میں ثبوت فراہم کیے جائیں ہم خود کارروائی کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ اگر کوئی کسی دینی مدرسے سے پڑھ کر دہشت گردی کرتا ہے تو پھر جدید تعلیم دینے والے اداروں سے پڑھنے والے بھی شدت پسندی میں ملوث رہے ہیں، پھر کیا حکومت ان تعلیمی اداروں کے خلاف بھی کارروائی کرے گی۔ انھوں نے کہا کہ جو دینی مدرسہ شدت پسندی کی تربیت دینے میں ملوث پایا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کریں ہم حکومت کا ساتھ دیں گے۔ دینی مدارس میں پہلے ہی انگریزی، ریاضی اور کمپیوٹر کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ حکومت اگر مزید کوئی جدید مضمون شامل کرنا چاہتی ہے تو وہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کا تعلق کسی مدرسے یا مذہب سے جوڑنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، مدارس خود دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں، مدارس کا تعلق دہشت گردی سے جوڑ کر اسلام کو بدنام کرنے والوں اور اداروں کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دہشت گردی کے خلاف ہے اس میں بے گناہوں کے قتل عام کی گنجائش نہیں، اسلام امن کا مذہب ہے پاکستان کو امن کا گہوارہ بنایا جائے گا اس بارے میں تمام ادارے متفق ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف منافرت پھیلانے، کافرو اور واجب القتل قرار دینے والوں کے خلاف بھی ریاست کارروائی کرے۔ فرقہ واریت پھیلانے والوں کے خلاف دہشت گردی کا مقدمہ بننا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بیرونی فنڈنگ کیلئے حکومت باقاعدہ طریقہ کار وضع کرے۔ بیرونی فنڈنگ کے طریقہ کار طے کرنے کیلئے گورنر سینیٹ بینک سے مدارس کے وفد کی میٹنگز ہوں گی۔ ہم نے زور دیا ہے کہ مدارس کے بارے میں قانون سازی مدارس کی مشاورت سے کی جائے، جس پر اتفاق کیا گیا ہے۔ مدارس کو قوم اور بیرونی فنڈنگ بینکوں کے ذریعے کی جائے گی، مدارس نے امداد کیلئے بینک اکاؤنٹس کھلوانے پر اتفاق کیا ہے۔ مدارس میں نصاب کی بہتری کیلئے اصلاحات کی جائیں گی، یہ اصلاحات صرف مدارس نہیں بلکہ تمام تعلیمی اداروں میں کی جائیں گی، اس کیلئے وزارت تعلیم، مذہبی امور اور مدارس کی کمیٹی بنائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے خلاف بلاجہ تعصب پھیلا یا جاتا ہے جبکہ سانحہ صفورا چورنگی میں ملوث تمام لوگ جدید یونیورسٹیوں کے پڑھ لکھے تھے، مدارس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، ان پر دہشت گردی کا الزام نہ لگایا جائے، ثبوت ہوں تو سامنے لائے جائیں۔ یہ بھی اتفاق ہوا ہے کہ مدارس پر بلاوجہ عدم ثبوت پر چھاپے نہیں مارے جائیں گے۔

موضوعاتی اشاریہ ہفت روزہ ”اہل حدیث“

سال 2015ء 1436/37 جلد نمبر 46 شمارہ نمبر 1 تا 49 مرتبہ: جناب میاں عبداللہ بخش

2	36	ایام حج کی آمد آمد ہے!
2	37	تحریک شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب اور ان کی دعوت کا پیغام!
2	38	امام الحج کے ارشادات..... اور منی میں المناک حادثہ
2	39	اردو ہماری قومی زبان
2	40	اسلامی سال نو!
2	41	وزیر اعظم کا دورہ امریکہ
2	42	ملکی تاریخ کا شدید ترین زلزلہ
2	43	انسان کا مقصد حیات.....!
2	44	پاک عرب گہرے تعلقات!
2	45	شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبالؒ
2	46	پاکستان اور لبرل ازم ایک ساتھ نہیں چل سکتے!
2	47	پاکستان سے وفا کی سزا
2	48	نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز!
2	49	”مشرقی پاکستان“ کی یادیں

احکام و مسائل

صفحہ	شمارہ نمبر	مضمون نگار	عنوان	نمبر شمار
4-3	49-1	ایچ عبدالستار احمد	احکام و مسائل	1

خطبات حرمین

صفحہ	شمارہ	مضمون نگار	عنوان	نمبر شمار
6	1	ڈاکٹر صالح آل طالب	تبلیغ، پیغمبری کا کام ہے	1
6	2	ڈاکٹر علی الحدادی	اصلاح اور مصالحت کی فضیلت	2
6	3	ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس	نقلی دینداری..... صفات اور علامات	3
6	4	ڈاکٹر صالح بن حمید	حرمت رسول ﷺ	4
6	5	ڈاکٹر سعید الشریع	حب رسول ﷺ قول و عمل کے ساتھ	5
6	6	ڈاکٹر عبدالرحمن الحدادی	محاسبہ نفس	6
6	7	ڈاکٹر عبدالحسن القاسم	نبی کریم ﷺ کے حقوق	7
6	8	ڈاکٹر سعید الشریع	نبی رحمت ﷺ کی رحم دلی اور بردباری	8
6	9	ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس	فرمانروائی اور حکومت کے احکام	9
6	10	ڈاکٹر صالح بن حمید	جدید صحافت اور میڈیا کا کردار	10
6	11	ڈاکٹر علی الحدادی	شادی کے فضائل فوائد اور احکام	11
6	12	ڈاکٹر عبدالباری العنقی	نوجوان سرمایہ امید ہیں	12
6	13	ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس	علماء مقام اور ذمہ داریاں	13
6	14	ڈاکٹر صالح بن حمید	کرب اور بے چینیوں کا علاج	14
6	15	ڈاکٹر حسین آل شیخ	دفاع حرمین اور امت مسلمہ کا کردار	15
6	16	ڈاکٹر صالح بن حمید	یمن..... ایمان و حکمت کا گہوارہ!	16
6	17	ڈاکٹر سعید الشریع	یمن..... رافضی اور ہدم کعبہ	17
6	18	ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس	یمن کے حالات کی شرعی حیثیت	18
6	19	ڈاکٹر صالح آل طالب	نیافو خال یمن	19
6	20	ڈاکٹر اسامہ الخياط	حق و باطل کی کشمکش	20
6	21	ڈاکٹر علی الحدادی	بدعات..... نعت اسلام کی ناشکری ہیں	21
6	22	ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس	نصرت الہی کے لیے پرامید رہنا	22
6	23	ڈاکٹر سعید الشریع	مسلمانوں کی حالت اور بہتری کی راہ	23

درس قرآن، درس حدیث

نمبر شمار	عنوان	مؤلف	شمارہ	صفحہ
1	درس قرآن	پروفیسر احمد حماد	49-1	1
2	درس حدیث	پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی	49-1	1

اداریہ

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	مدارس کو بدنام نہ کیا جائے	مدیر اعلیٰ	1	2
2	﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾		2	2
3	﴿وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا﴾		3	2
4	فرانس میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت!		4	2
5	محسن پاکستان..... شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا انتقال پر ملال		5	2
6	اظہارِ کجی کشمیر		6	2
7	اردو زبان		7	2
8	حرمت رسول ﷺ		8	2
9	اللہ کرے کنگول ٹوٹ جائے		9	2
10	چینگ بازی..... ایک جان لیوا کھیل!		10	2
11	ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے		11	2
12	حسن انتخاب..... مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخابی اجلاس		12	2
13	انعام سلوٹ کا قیام!		13	2
14	حرمین شریفین ہماری عقیدت و محبت کے محور ہیں		14	2
15	مشکل وقت میں پوری قوم سعودی عرب کے ساتھ کھڑی ہے		15	2
16	پاکستان فریق ہے ثالث نہیں!		16	2
17	پاکستان اپنی فوج سعودی عرب روانہ کرے!		17	2
18	بہائم زندگی کے چند ایمان افروز اور ولولہ انگیز لحاظ!		18	2
19	امام کعبہ کا کامیاب دورہ پاکستان		19	2
20	وفاقی وزیر اطلاعات کی دروغ گوئی		20	2
21	تحفظ حرمین شریفین کا نفرنس گوجرانوالہ		21	2
22	سعودی عرب کی ایک مسجد میں خود کش دھماکا!		22	2
23	یومِ کعبہ کا پیغام		23	2
24	پاکستان اور کشمیر لازماً ملزم ہیں!		24	2
25	روزہ..... مقاصد..... تقاضے		25	2
26	رمضان المبارک میں چند اہم واقعات!		26	2
27	رمضان المبارک اور قرآن حکیم!		27	2
28	عید..... اظہارِ تشکر اور محاسبہ کا دن		28	2
29	دوقومی نظریہ اور پاکستان		29	2
30	کالاباغ ڈیم..... ضرور بننا چاہیے!		30	2
31	تحریک پاکستان میں حملا، اہل حدیث کا کردار		31	2
32	سیلاب کی تباہ کاریاں		32	2
33	احساس زیاں کا فقدان!		33	2
34	وقت کی پکار		34	2
35			35	2

24	بے گناہ کو قتل کرنے کی وعید	24	ڈاکٹر اسامہ الخياط	6	سیدنا ابو سعید خدریؓ (ابن الجراح)	14	مولانا عبدالمالک مجاہد
25	داعش..... فتنہ پسند دشمنوں کے مفادات کے محافظ	25	ڈاکٹر صالح آل طالب	7	سیدہ ام سلمہؓ	15	مولانا عبدالمالک مجاہد
26	ماہ رمضان اور نیکیوں میں سبقت	26	ڈاکٹر سعید الشریف	8	شاہ حبیب احمدیہ النجاشیؓ	16	مولانا عبدالمالک مجاہد
27	دعا کی فضیلت	27	ڈاکٹر صالح آل طالب	9	شاہ حبیب احمدیہ النجاشیؓ	22	مولانا عبدالمالک مجاہد
28	اللہ تعالیٰ کی محبت کے اسباب	28	ڈاکٹر اسامہ الخياط	10	سیدنا حمزہؓ (ابن عبدالمطلب)	30	مولانا عبدالمالک مجاہد
29	اجنبی بات اور عمدہ کلام	29	ڈاکٹر صالح آل طالب	11	سیدنا عبداللہ بن عباسؓ	31	مولانا عبدالمالک مجاہد
30	اسلام میں پردہ سیوں کے حقوق	30	ڈاکٹر صالح بن حمید	12	سیدنا عبداللہ بن عمرؓ	32	مولانا عبدالمالک مجاہد
31	لوگوں کی غلطیوں سے اعراض	31	ڈاکٹر سعید الشریف	13	سیدنا عبداللہؓ (ابن عمرو)	33	مولانا عبدالمالک مجاہد
32	نوجوان اور اخلاقی و فکری بحران	32	ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس	14	سیدنا عبداللہؓ (ابن مسعود)	34	مولانا عبدالمالک مجاہد
33	مسلمان کے حقوق	33	ڈاکٹر عبدالحسن القاسم	15	سیدنا ابوطالب انصاریؓ	35	مولانا عبدالمالک مجاہد
34	دہشت گرد تنظیم "داعش" کی حقیقت	34	ڈاکٹر صالح بن عبداللہ بن حمید	16	سیدنا اسامہ بن زیدؓ	36	مولانا عبدالمالک مجاہد
35	خالص اللہ کے لیے احرام باندھنا	35	ڈاکٹر سعید الشریف	17	سیدنا عثمان ذوالنورینؓ	38	عبدالرشید عراقی
36	توحید الہی کا جسے تعلق	36	ڈاکٹر خالد بن علی الغامدی	18	سرمایہ قیادت و سیادت سیدنا عمرؓ	39	پروفیسر عبدالعظیم جانناز
37	حج میں احسان کے مظاہر	37	ڈاکٹر اسامہ الخياط	19	سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ	40	مولانا عبدالمالک مجاہد
38	خطبہ حج 1436ھ بمطابق 2015ء	38	الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ	20	سیدنا عمار بن یاسرؓ	41	مولانا عبدالمالک مجاہد
39	سورۃ المائدہ کی آیت کی روشنی میں امت کا حال	39	ڈاکٹر سعید الشریف	21	سیدنا حذیفہؓ (ابن الیمان)	42	مولانا عبدالمالک مجاہد
40	مقاصد حج، سادہ سادگی، نیک اعمال کی توفیق	40	ڈاکٹر حسین آل شیخ	22	سیدنا حکیمؓ (ابن حزام)	43	مولانا عبدالمالک مجاہد
41	سازشی نظریات کے حامل لوگوں کی کارستانیوں	41	ڈاکٹر عبدالباری البیہقی	23	صحابہ کرامؓ کی جاس ثاریاں	11	مولانا تالیفات علی باجوہ
42	زلزلے..... نشانیاں عبرتیں اور احکامات	42	ڈاکٹر سعید الشریف	24	سیدنا خباب بن ارتؓ	44	مولانا عبدالمالک مجاہد
43	استقامت..... زندگی بھر ثابت قدمی	43	ڈاکٹر اسامہ الخياط	25	سیدنا زیدؓ (ابن حارث)	45	مولانا عبدالمالک مجاہد
44	وفاداری..... اہمیت و فضیلت	44	ڈاکٹر صالح آل طالب	26	سیدنا بلالؓ (ابن رباح)	46	مولانا عبدالمالک مجاہد
45	لا پرواہی اور امت پر اس کے اثرات	45	ڈاکٹر سعید الشریف	27	سیدنا مصعبؓ (ابن عمیر)	48	مولانا عبدالمالک مجاہد
46	سورۃ الحجرات کی روشنی میں چند اخلاقی مضامین	46	ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس	28	سیرت سیدنا حسینؓ	43	مولانا محمد ادریس فاروقی
47	عقل کی اہمیت اور امتیازات	47	ڈاکٹر خالد الغامدی	29	سیدنا عمر فاروقؓ (مسجد نبوی کے پہلے شہید)	47	عبدالرشید عراقی
48	اللہ اور رسول ﷺ کی پکار پر لبیک	48	ڈاکٹر اسامہ الخياط				
49	امت کے نام چند نصیحتیں	49	ڈاکٹر صالح بن حمید				

اسلامیات و عبادات

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	گلستان نبوت کے شہرے پھول	حکیم مولانا عبدالجبار اظہر	2	22
2	ہمیشہ بولے!	امیر افضل اعوان	3	11
3	لعنت واجب کر دینے والے چند اعمال	لیاقت علی باجوہ فیروز پوری	3	19
4	تقویٰ کی شہرات	مولانا عمر فاروق راشد	4	10
5	زبان کی حفاظت	امیر افضل اعوان	6	13
6	حوصلہ مندی اور حلم و بردباری	مولانا عبدالمالک مجاہد	7	12
7	اسلامی تہذیب کے چند درخشاں پہلو	مولانا محمد عمران سلفی	7	14
8	حسد	مولانا عبد اللہ سلفی	8	12
9	فضائل جمعۃ المبارک	امیر افضل اعوان	8	16
10	راہ دعوت	مولانا ابوالکلام آزاد	9	10
11	قرآن کریم اور تلاوت کے آداب	ابوالحسن الہی	10	13
12	قیامت کے دن کی رسوائی	حافظ محمد ارشاد	10	19
13	مصائب میں صبر کرنے والوں کا مقام	ڈاکٹر سجاد الہی	10	21
14	اسلام..... دین رحمت	ڈاکٹر سجاد الہی	11	14
15	اپریل فول..... تاریخی و شرعی حیثیت	مولانا محمد زبیر حسین	13	10
16	کچھ کر لو تو جوانو!..... انہی جوانیوں ہیں	محمد رمضان یوسف	16	17
17	شہادت کی آرزو	سید اکرام اللہ	16	18
18	مکہ مکرمہ..... عظمت و رفعت	محمد رمضان یوسف سلفی	19	15
19	ماورج کی حرمت	امیر افضل اعوان	19	21
20	نماز فجر..... اہمیت و فضیلت	حافظ عثمان یوسف	20	10

سیرت النبی ﷺ

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	جمال مصطفیٰ ﷺ	محمد رمضان یوسف سلفی	1	11
2	اسوۃ رسول کریم ﷺ	پروفیسر محمد حسین ظفر	1	16
3	سیرت النبی ﷺ کے درخشاں پہلو	محمد رمضان یوسف سلفی	2	10
4	﴿وَأَنَّكَ لَکَلِّ خَلْقٍ عَظِيمٍ﴾	حافظ عبدالرحمن حسن	2	14
5	عظمت مصطفیٰ ﷺ	ابو حمزہ سعید بنی السعیدی	7	10
6	سیرت طیبہ ﷺ کا پیغام	پروفیسر عبدالجبار شاہکار	8	9
7	محبت رسول ﷺ	مولانا عبدالرزاق مسعود	43	18
8	محبت رسول ﷺ	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	48	10
9	سیرت طیبہ کا پیغام امن و عافیت	رانا شفیق خاں پیردوری	48	13
10	اسوۃ رسول ﷺ	مولانا ابوالکلام آزاد	49	11
11	﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾	رانا شفیق خاں پیردوری	49	14

سیرت صحابہ

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	سیدنا طلحہؓ (ابن عبید اللہ)	مولانا عبدالمالک مجاہد	8	10
2	سیدنا زبیرؓ (ابن العوام)	مولانا عبدالمالک مجاہد	9	12
3	سیدنا عبدالرحمنؓ (ابن عوف)	مولانا عبدالمالک مجاہد	10	10
4	سیدنا سعدؓ (ابن ابی وقاص)	مولانا عبدالمالک مجاہد	11	15
5	سیدنا سعیدؓ (ابن زید)	مولانا عبدالمالک مجاہد	13	10

12	37	مولانا محمد رفیع طاہر	قربانی..... احکام و مسائل	67	14	20	عبدالرؤف جانابز	مساجد..... اسلامی سوسائٹی کا مرکزی مقام	21
17	37	میاں محمد جمیل	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی حیات عظیمہ	68	18	20	امیر افضل اعوان	مومن کے اوصاف	22
20	37	عبدالرحمن سلفی	عید..... احکام و مسائل	69	19	20	عائشہ بنت عبد الغفار	واستان مسجد نبوی کے ایک ستون کی	23
16	38	مولانا عبدالملک مجاہد	کیا ہم جنت کے راہی ہیں	70	9	21	(مترجم) محمد ہاشم یز مانی	اسلام..... منوود رگہ رکادین (خطبہ تحریک ثاؤن)	24
19	38	امیر افضل اعوان	مثالی مسلمان کا تصور	71	12	21	ڈاکٹر صہیب احمد	اسلام..... امن و سلامتی کا دین	25
9	41	حافظ عبدالغفار ریحان	ماہِ محرم اور اس کے تقاضے	72	14	21	امیر افضل اعوان	نصرت الہی کا حصول کیسے؟	26
18	41	مولانا وحی اللہ مدنی	یوم عاشوراء	73	17	21	ابو عبداللہ	سلفی دعوت	27
9	42	رانا شفیق خاں پسروری	زیر لے..... قرب قیامت کی نشانیاں یا اعمال کی سزا	74	10	22	پروفیسر غلام احمد ریری	حب رسول ﷺ کے بیانے	28
12	42	ڈاکٹر سجاد الہی	توبہ..... اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل	75	17	22	عبداللہ سلفی	زکوٰۃ..... اہمیت و مسائل	29
20	42	امیر افضل اعوان	حقوق العباد اور صلہ رحمی	76	15	23	عبداللہ سلفی	زکوٰۃ..... اہمیت و مسائل	30
9	43	شیخ عبدالسلام مدنی	ماہِ صفر سے بدشگونی لینا	77	9	24	عبدالرشید عراقی	روزہ..... احکام و مسائل	31
16	43	حافظ محمد ارشاد	قیامت کے دن کی رسوائی	78	18	24	غلام مصطفیٰ ظہیر	دعوت اور کھانے کے آداب	32
10	44	میاں محمد جمیل	دعا اور عقیدہ توحید	79	10	25	مولانا مختار احمد ندوی	روزے کا مقصد	33
17	44	محمد اسحاق زاہد	توحید کی اقسام	80	11	25	مولانا عبدالستار	نماز تراویح	34
20	44	مولانا حسین مدنی	قسم..... احکام و مسائل	81	14	25	عبدالرشید عراقی	روزہ..... احکام و مسائل	35
14	45	امیر افضل اعوان	بسم اللہ..... فضائل و برکات	82	14	26	مولانا عبداللہ مدنی	رمضان اور تلاوت قرآن	36
19	45	ڈاکٹر سجاد الہی	دنیا کی حقیقت	83	16	26	محمد زبیر حسین	ماہِ رمضان المبارک	37
10	46	مولانا ارشد الحق اثری	اسلام..... امن و سلامتی کا دین	84	17	26	عبدالرشید عراقی	روزہ..... احکام و مسائل	38
15	46	مولانا عبدالعزیز مدنی	اسلامی تہذیب..... چند خصوصیات	85	10	27	امیر افضل اعوان	رمضان..... فضائل و برکات	39
18	46	الشیخ عبداللہ العرجی	فضائل صلہ رحمی	86	12	27	مولانا عبدالرحمن ثاقب	فضائل صدقہ و خیرات	40
19	49	مولانا عبداللہ الحق محمدی	مسئلہ سود اور مسلمان	87	14	27	مولانا عبدالرحمن ندوی	مسائل اعکاف	41
تحقیق و تنقید					15	27	محمد سلیم چینیونی	صبر و استقامت کا ماہِ مبارک	42
12	1	رانا شفیق خاں پسروری	عیسوی کیلنڈر کی حقیقت	1	16	27	حافظ ذکر یاز دانی	جنت کی نعمتیں	43
18	1	لیاقت علی باجوہ فیروز پوری	قہر میں قسط سالی اور ہمارے سکمران	2	8	28	مولانا ابوالکلام آزاد	عید الفطر کا جشن ملی	44
20	2	محمد عابد رحمت	تو تیرا زمانہ ہم جگہ آ زائیں	3	12	28	رانا شفیق خاں پسروری	عید الفطر..... احکام و مسائل	45
12	4	حمید اللہ خان عزیز	قانون تحفظ حرمت رسول ﷺ	4	14	28	حافظ شبیر صدیقی	صدقہ الفطر	46
18	5	محمد یوسف انور	اظہار رائے کی آزادی یا دل آزاری؟	5	16	28	ڈاکٹر سجاد الہی	لیلۃ القدر..... بابرکت رات	47
20	5	لیاقت علی باجوہ فیروز پوری	گستاخ رسول کی سزا اور آ زادی رائے	6	17	28	حافظ عبدالرحمن	غیرین میں عورتوں کی شرکت	48
10	6	رانا شفیق خاں پسروری	شانِ رسالت میں گستاخی کی سزا اور آ زادی رائے	7	18	28	مولانا زکی الرحمن	ماہِ سوال کے چھ روزے	49
17	7	امیر افضل اعوان	ویلنٹائن ڈے کی حقیقت اور شرعی احکامات	8	21	28	حافظ ذکر یاز دانی	جنت کی نعمتیں	50
16	13	رانا شفیق خاں پسروری	گر جا گھروں پر حملے اور اسلامی روایات	9	26	28	حافظ عبدالرؤف جانابز	معصیت اور توبہ انسانیت	51
12	15	قاری عبدالحمید گلجانی	علم تجوید..... اہمیت و افادیت	10	29	28	لیاقت علی باجوہ	نفل روزے	52
15	16	عبدالعظیم جانابز	اقوام کی برتری و تنزلی	11	9	29	مولانا عثمان عباس	خواہشات کی پیروی	53
16	17	مولانا حمید اللہ خان عزیز	استحصالی نظام کی چیرہ دستی	12	14	30	مولانا محمد اشرف	اسلام دین اعتدال	54
22	18	مولانا امیر افضل اعوان	اسلام اور مغرب	13	12	32	مولانا عبدالرحمن ثاقب	اسلام میں علم کی اہمیت	55
18	19	عبدالعظیم جانابز	معراج مصطفیٰ اور جدید سائنس	14	15	32	امیر افضل اعوان	دنیائی زندگی کی حقیقت	56
13	25	حافظ صلاح الدین یوسف	فدیہ طعام مسکین	15	18	32	مولانا عبداللہ مدنی	نماز کی پابندی	57
10	26	عبدالعظیم جانابز	روزہ اور جدید میڈیکل سائنس	16	16	33	مولانا مختار احمد ندوی	مثالی بیوی کی چند خوبیاں	58
12	29	حافظ صلاح الدین یوسف	زندگی میں وراثت کی تقسیم کا جواز	17	10	34	مولانا عبداللہ مدنی	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی	59
10	30	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	معاشی استحکام کے تقاضے	18	12	34	مولانا عبداللہ مدنی	فضائل حج و عمرہ	60
11	30	مولانا عبدالصبور	علمِ تفسیر..... عہد صحابہ رضی اللہ عنہم	19	10	35	حافظ عثمان یوسف	مسنون حج	61
11	32	مفتی محمد بن عبداللہ	دین اسلام..... بمقابلہ سابقہ ادیان	20	9	36	مولانا محمد حنیف ندوی	اسوۃ البرائیہ کی یاد	62
11	33	مولانا عبداللہ الحق	علم حدیث اور اہل حدیث	21	10	36	عبدالرشید عراقی	عشرہ و النجیہ..... فضائل و مسائل	63
16	39	محمد یونس ظفر	مدارس کا مستقبل	22	17	36	جمیل احمد اعوان	تاریخ و فلسفہ قربانی	64
18	39	ڈاکٹر عبدالسیع	تثلیث..... حقیقت کے آئینے میں	23	21	36	زبیر بن خالد	چغلی ایک سنگین جرم	65
					9	37	سید محمد داؤد غزنوی	قربانی..... اودو اسلف میں	66

10	31	پروفیسر عبدالجبار شاہ	قیام پاکستان اور اس کے تقاضے	36
16	31	محمد رمضان	مولانا محمد اسحاق بھٹی اور ان کی تصانیف	37
20	32	محمد رمضان	مولانا محمد اسحاق بھٹی اور ان کی تصانیف (قسط نمبر ۲)	38
19	33	محمد رمضان	مولانا محمد اسحاق بھٹی اور ان کی تصانیف (قسط نمبر ۳)	39
22	33	مولانا یوسف انور	چند بھولی بسری یادیں	40
17	34	مولانا عبداللہ بنی	مقام ابراہیم علیہ السلام	41
19	34	محمد رمضان	مولانا محمد اسحاق بھٹی اور ان کی تصانیف (قسط نمبر ۴)	42
9	35	مولانا عبدالرحمن سلفی	حجر اسود	43
14	35	راتا شفیق خاں پسروری	قادیانی مسئلہ..... قومی اسمبلی 1974 کی کارروائی	44
12	36	سلمان عارف	آب زمزم	45
19	36	مولانا یوسف انور	تحریک ختم نبوت اور علمائے اہل حدیث	46
24	36	محمد اشرف جاوید	الامام احمد بن محمد الاصفہانی	47
22	37	عبدالرشید عراقی	شاہ عبدالعزیز آل سعود	48
26	37	مفتی عبدالستار انجم	غلاف کعبہ	49
29	37	محمد سلیم چینیونی	مملکت سعودیہ کے مختلف ادوار	50
18	47	مولانا یوسف انور	غزوہ بدر	51
20	47	محمد سلیم چینیونی	نعت گواہیل حدیث شعراء	52
23	48	عبدالرشید عراقی	رد قادیانیت	53
22	49	ملک عطاء محمد جنجوعہ	مورخ اہل حدیث کا حافظہ	54

حالات حاضرہ و عالم اسلام

صفحہ	نمبر شمار	مضمون نگار	عنوان	نمبر شمار
9	2	پروفیسر محمد یحییٰ بن ظفر	جہنم میں اسلام مخالف ریلی	1
18	3	عطاء محمد جنجوعہ	ساحیہ پشاور..... فساد فی الارض	2
14	4	امیر افضل اعوان	گستاخانہ خاکوں کی اشاعت	3
17	4	پروفیسر عامر حفیظ	بھارت میں مذہب بیزاری اور توہین اسلام	4
19	5	پروفیسر یحییٰ بن ظفر	ذرائع ابلاغ کا کردار	5
14	6	حمید اللہ خان عزیز	دیکھ کر نفیس نام محمد بنی محمد کی مقبولیت	6
20	6	پروفیسر عامر حفیظ	اوپر کا دورہ اور سعودی فرمانروا کی نماز	7
19	6	قاری طلحہ رشید	گستاخانہ خاکے اور ہماری ذمہ داری	8
23	6	عبدالغفار ندھادوا	توہین آئینہ خاں کے اور عالم اسلام کا رد عمل	9
18	7	حافظ شفیق کاشف	جج پالیسی 2015ء ایک جائزہ!	10
21	8	پروفیسر عامر حفیظ	تصویر کا دوسرا رخ	11
11	9	عابد رحمت (فیصل آباد)	حرمت رسول ﷺ اور ہم	12
9	10	راتا شفیق خاں پسروری	دہشت گردی کے خلاف جنگ اور حکومتی نااہلی	13
9	12	راتا شفیق خاں پسروری	زندہ جلانے جانے والوں کا جرم	14
10	14	راتا شفیق خاں پسروری	سعودی عرب کی حمایت کیوں	15
14	14	پروفیسر عامر حفیظ	سعودی عرب اور حوثی باغی قبائل	16
10	15	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ	17
17	15	ملک عطاء محمد جنجوعہ	سعودی عرب کا جرأت مندانہ فیصلہ	18
19	15	راتا شفیق خاں پسروری	سعودی عرب کی حمایت..... پاکستانی پارلیمنٹ	19
9	16	راتا شفیق خاں پسروری	پاک سعودی عرب تعلقات دورا رہے	20
10	16	امیر افضل اعوان	مشرق وسطیٰ کی سنگتی صورتحال	21
9	17	حافظ الیاس اثری	شاہ سلمان بن عبدالعزیز..... زندہ باد	22
18	19	عبدالعظیم جانناز	معراج مصطفیٰؐ اور جدید سائنس	23
13	20	حافظ مسعود انظر	پاک سعودی اتحاد..... وقت کی اہم ضرورت	24

24	39	پروفیسر عامر حفیظ	سائنس..... پس پردہ حقائق	24
11	40	مولانا عبدالرحمن کیلانی	جہنم کی تعظیم	25
10	41	عبدالرشید عراقی	اسلام میں سنت کا مقام	26
20	41	پروفیسر عامر حفیظ	اللہ پوچھے گا	27
16	42	عبداللطیف الکردی	داعش اور اس کے تکفیری افکار	28
10	43	مولانا محمد اسماعیل سلفی	حجیت حدیث	29
10	47	عبدالعظیم جانناز	تخلیق انسان کے مختلف مراحل	30
17	49	محمد رفیق چوہدری	لیبرل ازم..... اور پاکستان کا مستقبل	34

تاریخ و سیر

صفحہ	نمبر شمار	مضمون نگار	عنوان	نمبر شمار
15	1	محمد اشرف جاوید	جلہ اسلامیہ 1921ء کے شرعات	1
12	2	مولانا عبدالملک مجاہد	میرے قاتل میرے امیر پروفیسر ساجد میر	2
18	2	عبدالرشید عراقی	سچے بٹے گراں مایہ	3
9	3	مولانا رحمت اللہ ڈوگر	فن کتابت دور نبوی میں	4
14	3	ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین	حضرت بلالؓ کی سرزاد قادیانی کا آخری فیصلہ	5
15	4	عبدالرشید عراقی	کاروان علم و ادب	6
10	5	مولانا عبدالملک مجاہد	شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعودی ذمہ اللہ	7
13	5	حافظ شفیق کاشف	انسانیت کے بادشاہ عبداللہ بن عبدالعزیز	8
13	5	مولانا علی محمد ایوب تراب	شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز	9
16	5	اسد اللہ غالب	وفات حسرت آیات شاہ عبداللہ	10
17	5	ابوسفیف اللہ	شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود	11
16	6	مولانا محمد سیف اللہ خالد	ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین کی تاریخ اہل حدیث	12
21	6	عبدالرشید عراقی	ذی وقار علمائے کرام	13
18	8	مولانا محمد خالد سیف	ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین کی تاریخ اہل حدیث	14
14	9	مولانا ابو عبداللہ	فلسطین..... انبیاء کی سرزمین	15
16	10	مولانا عارف جاوید محمدی	اہل حدیث اور مملکت سعودی عرب (قسط نمبر ۱)	16
10	11	راتا شفیق خاں پسروری	کدھر سے آیا کدھر گیا وہ!	17
10	12	مولانا عارف جاوید محمدی	اہل حدیث اور مملکت سعودی عرب (قسط نمبر ۲)	18
12	13	مولانا عارف جاوید محمدی	اہل حدیث اور مملکت سعودی عرب (قسط نمبر ۳)	19
15	13	محمد سلیم چینیونی	حضرت علامہ احسان الہی ظہیر شہید	20
18	13	مولانا محمد یوسف انور	تحریک پاکستان اور علمائے اہل حدیث	21
20	15	حافظ شاہ محمود	استاذ الاسلام حضرت حافظ محمد عبداللہ محدث غازی پوری	22
14	16	فاخرہ الامام	علامہ احسان الہی ظہیر شہید	23
15	17	مولانا محمد عبداللہ	مملکت سعودی عرب کا نمایاں کردار	24
14	18	ارشاد احمد عارف	نگاہ مشرق و مستقیم میں ویس اول و ہی آخر	25
15	18	حافظ یوسف سراج	امامت کعبہ..... ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ﴾	26
10	19	ڈاکٹر حافظ عبدالکریم	امام کعبہ کا دورہ پاکستان	27
13	19	پیغام سنوڈیو	امام کعبہ ڈاکٹر خالد الغامدی..... انٹرویو	28
16	21	ابو حمزہ سعید بن سعید	غزوہ ابواء	29
9	23	محمد عظیم حاصل پوری	سیرت امام بخاریؒ	30
12	24	محمد عظیم حاصل پوری	سیرت امام بخاریؒ (دوسری قسط)	31
17	24	ابو حمزہ سعید بن سعید	غزوہ سفوان	32
23	28	مولانا یوسف انور	چند بھولی بسری یادیں	33
21	30	مولانا یوسف انور	مجاہد اول..... سردار عبدالقدوس خاں	34
9	31	محمد طاہر اسلم	یوم آزادی	35

تبصرہ کتب

نمبر شد	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	مکاتیب ابوالکلام آزاد (جلد اول)	عبدالرشید عراقی	1	21
2	ایک عہد ساز شخصیت..... الشیخ حافظ محمد دین	عطاء محمد جموعہ	3	19
3	تحقیقی مقالہ..... مرویہ جشن و جلوس	ابوسیف اللہ	6	26
4	امر یکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار	مدیر اعلیٰ	17	19
5	مثالی خواتین	عبدالسلام زاہد	28	28
6	تحریک ختم نبوت کے اولین نقوش	عبدالسلام زاہد	28	28
7	رزق اور اس کی دعائیں	عبدالسلام زاہد	29	22
8	تحریک ختم نبوت اور خواتین	عبدالسلام زاہد	29	22
9	مجلد بحر العلوم (میر پور خاص)	عبدالسلام زاہد	36	25
10	معلم القرآن (حصہ اول)	عبدالسلام زاہد	37	38
11	تاریخ و تعارف دارالحدیث رحمانیہ دہلی	عبدالسلام زاہد	38	21
12	تذکرہ مولانا امجد الدین لکھنوی	عبدالسلام زاہد	41	20
13	سلفی مدارس کولمان القرآن سے محروم نہ کریں	عبدالسلام زاہد	45	21
14	شہید ملت احسان الہی ظہیر	عبدالسلام زاہد	45	21
15	اصول التخریج	عبدالسلام زاہد	46	21
16	موضوعات القرآن فی توحید الرحمن	عبدالسلام زاہد	46	21
17	مجموعہ رسائل..... مولانا احمد دین گھمڑوی	حافظ شاہد محمود	20	20
18	چند نسان حدیث	پروفیسر مولانا بخش محمدی	41	21

شعر و شاعری

نمبر شد	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	نعت رسول مقبول ﷺ	عبدالرحمن عاصم	1	3
2	نعت محمد ﷺ	عبدالرحمن عاجز	3	30
3	نعت رسول مقبول ﷺ	عبدالرحمن عاصم	6	3
4	عقیدت کے پھول	حافظ مظہر الدین	7	19
5	فلسفہ خودی	عبدالرحمن عاصم	9	3
6	علامہ توحید قاعدہ توحید سلیقہ توحید بطل توحید	رفیق و شیر پور دی	11	12
7	اے ارض حرم	محمد سعید	20	9
8	سینئر نائب ناظم اعلیٰ محمد جمیع ہٹ	سینئر نائب ناظم اعلیٰ محمد جمیع ہٹ	20	22
9	وقت تحری	محمد سعید	26	9
10	عید الفطر	عبدالرحمن عاجز	28	11
11	عید کے روز	راخ عرفانی	28	11
12	قرآن کی فریاد	ماہر القادری	29	3
13	توحید باری تعالیٰ	عبدالرحمن عاجز	30	3
14	ملی ترانہ	عبدالرحمن عاصم	35	8
15	نذرانہ عقیدت بخیر الخیر الوہی	عبدالرحمن عاصم	36	20
16	فلسفہ عید الاضحیٰ	عبدالرحمن عاجز	37	21
17	ایک پروردگار	عبدالرحمن عاصم	38	3
18	علاج بالغدا	پیشکش محمد یونس ط	41	17
19	پر غم نوجوان	محمد اسحاق عابر	41	20
20	ہندو جنونیوں کا مکروہ چہرہ	عبدالرحمن عاصم	44	16
21	حالات کی گنجینی	عبدالرحمن عاصم	47	24
22	عقیدت کے پھول بخیر رسول مقبول	عبدالرحمن عاصم	48	20

25	دینی مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی	محمد یونس ظفر	20	16
26	فرانس میں اسلام	عبدالما لک مجاہد	23	12
27	بریں مسلمانوں کی حالت زار	میاں عبداللہ بخش	23	18
28	سعودی استحکام کے خلاف سازشیں	ابرار احمد ظہیر	23	19
29	پاک چین اقتصادی راہداری	طاہر محمود	24	15
30	برما میں مسلمانوں کا قتل عام	امیر افضل اعوان	24	16
31	ضرب غضب..... کامیاب آپریشن	طاہر محمود	26	19
32	سعودی حکومت	عطاء محمد جموعہ	29	19
33	قرآن کریم کا قدیم نسخہ دریافت	عبدالہادی العسری	35	19
34	انسداد دہشت گردی میں سعودیہ کا کردار	محمد ہاشم یزبانی	37	24
35	سعودی عرب کی خدمات	محمد ابرار ظہیر	37	34
36	مملکت التوحید والامن	حافظ عبدالغفار رحمان	37	36
37	حجاج کرام کے لیے سعودی خدمات	عابد مجید مدنی	37	37
38	2 ستمبر..... سعودیہ کا قومی دن	امیر محترم پروفیسر ساجد میر	38	11
39	مٹی حادثہ..... توجہ طلب امور	عبدالما لک مجاہد	39	12
40	ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے	محمد سلیم چنیوٹی	40	13
41	سانحہ حرم مٹنی	محمد یونس ظفر	40	14
42	آل سعود اور رائج انتظامات	عطاء محمد جموعہ	42	19
43	عصر حاضر کے جدید مسائل کا حل	پروفیسر عبدالرؤف ظفر	45	8
44	مسجد اقصیٰ کی حالت زار	ابو عبداللہ سلفی	47	16
45	داعش اور سلفیت	طاہر اسلام عسکری	48	21
46	برطانوی مسلمان..... دہشت گردی سے لاتعلقی	؟؟؟	48	24

یاد رفتگان

نمبر شد	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	مولانا حافظ محمد یوسف (چونیاں والے)	مولانا محمد یوسف انور	1	19
2	مولانا قاری عبداللطیف طیب	محمد ابرار ظہیر	1	20
3	حضرت علامہ محمد یوسف ضیاء	حافظ عمار توحید صیف معراج	2	21
4	آتش القرآن علامہ عبدالسلام رستی	حافظ ریاض احمد عاقب	2	24
5	مولانا عبدالغفار محمدی	حافظ ریاض احمد عاقب	3	20
6	خادمہ دین تین ام سعد رحمہا اللہ	عبدالمنان شورش	6	24
7	مولانا قاری عبدالخالق رحمانی	مولانا محمد یوسف انور	10	23
8	حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی	حافظ عبدالاعلیٰ درانی	11	19
9	مولانا قاری عبدالرحیم زاہد	جناب محمد افضل	16	19
10	امان اللہ مجاہد..... ایک بلند پایہ خطیب	عبدالرحمان جانناز	17	18
11	پروفیسر مقبول احمد قاضی	مولانا محمد یوسف انور	24	20
12	مولانا محمد ادریس ضیاء	محمد سہیل گورداسپوری	25	17
13	مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء	ابو عمر عبدالعزیز حنیف	29	20
14	حافظ عبدالغفار حسن	ابو عمر سعید مجتبیٰ سعیدی	24	21
15	شیخ اللہ بیٹ مولانا محمد علی حامد	عبدالرشید ضیاء ستیانہ بنگلہ	38	20
16	مولانا محمد یحییٰ کوئٹہ لوی	عبدالرشید عراقی	39	22
17	مولانا قاری محمد رمضان	پروفیسر محمد یونس ظفر	40	18
18	شیخ اللہ بیٹ حافظ عبدالحمید ازہر	پروفیسر یونس ظفر	46	20
19	آتش اللہ بیٹ مولانا محمد عبداللہ	مولانا عبدالرزاق مسعود	47	22
20	الحاج محمد دین سلفی	مدیر اعلیٰ	25	20
21	شیخ اللہ بیٹ مولانا محمد یونس	مولانا محمد یونس ظفر	45	17

طب و صحت

نمبر شہد	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	مسواک	حکیم رات نسیم سوہدروی	2	25
2	لوگ..... ہانپنا اور خوشبودار	حکیم رات نسیم سوہدروی	3	23
3	مالٹا..... دماغی کام کرنے والوں کے لیے	حکیم رات نسیم سوہدروی	4	24
4	چپے کے امراض	حکیم رات نسیم سوہدروی	7	20
5	خاموش قاتل..... بلڈ پریشر	حکیم رات نسیم سوہدروی	8	22
6	جو (Barley) شفا بخش غلہ	حکیم رات نسیم سوہدروی	10	24
7	ذہانت تیز کرنے والی غذائیں	حکیم رات نسیم سوہدروی	18	23
8	موسم گرما بخیر و خوبی گزارے	حکیم رات نسیم سوہدروی	21	19
9	باد رمضان کی غذائیں	حکیم رات نسیم سوہدروی	26	20
10	بصارت کو بہتر بنانے والی غذائیں	حکیم رات نسیم سوہدروی	29	21
11	موسم برسات کی بیماریاں	حکیم رات نسیم سوہدروی	30	22
12	لیوں..... دماغی سی کا خزانہ	حکیم رات نسیم سوہدروی	31	21
13	الرجی	حکیم رات نسیم سوہدروی	33	23
14	آئینہ صحت..... جلد	حکیم رات نسیم سوہدروی	38	22
15	ملغی..... لا جواب دوا	حکیم رات نسیم سوہدروی	39	25
16	مغزیات..... پردہ بین کے ماحذ ہیں	حکیم رات نسیم سوہدروی	40	21
17	اغروٹ..... غرائیت کا خزانہ	حکیم رات نسیم سوہدروی	43	21
18	سوفت..... کرشماتی دوا	حکیم رات نسیم سوہدروی	45	20
19	قبض	حکیم رات نسیم سوہدروی	46	22
20	موسم سرما..... احتیاطی تدابیر	حکیم رات نسیم سوہدروی	47	25

دورے..... رپورٹیں..... و جماعتی سرگرمیاں

نمبر شہد	عنوان	رپورٹ	شمارہ نمبر	صفحہ
1	شہری تقریب کا آنکھوں دیکھا حال	قاری محمد اقبال عبدالعزیز	1	22
2	وفاقی المدارس السنطیہ کے زیر اہتمام تربیتی ورکشاپ	ادارہ وفاق المدارس	1	23
3	جمعیت الہدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام خاتم النہین کانفرنس	ڈاکٹر عبدالرب ثاقب	3	24
4	شاہ عبداللہ کی وفات پر سعودیہ میں ہنگامی اجلاس	دارالسلام الریاض	5	21
5	کابینہ و عاملہ کے مشترکہ اجلاس کی روداد	عبدالرحیم قریشی	9	21
6	مجلس شوریٰ کا خصوصی اجلاس	عبدالرحیم قریشی	10	3
7	امیر محترم ڈاکٹر یحییٰ شہباز ہونے پر مبارکباد	عبدالرحیم قریشی	11	20
8	خدا سے ڈاؤن لوال..... تیسرا شکر	جہاں زیب قریشی	12	13
9	جدید مسلسل..... کامیابیاں اور چند غلط فہمیوں کا ازالہ	پروفیسر محمد عاصم حفیظ	12	14
10	مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ کے منعقدہ انتخابی اجلاسوں کی تفصیل	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	12	18
11	مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی جھلکیاں	عبدالرحیم قریشی	12	20
12	جدید مسلسل..... کامیابیاں اور چند غلط فہمیوں کا ازالہ	پروفیسر محمد عاصم حفیظ	14	16
13	ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا دورہ ضلع اوکاڑہ	عبداللہ ظہیر	15	21
14	تحفظ حرمین شریفین ریلیاں	عبداللہ ظہیر	16	20
15	جدید مسلسل..... تحفظ حرمین ریلی	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	17	17
16	تحفظ حرمین شریفین ریلیاں	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	17	20
17	دفاع حرمین شریفین کنونشن..... قلبیہ ہول لاہور	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	18	16
18	تحفظ حرمین شریفین ریلی..... لاہور	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	18	18
19	جدید مسلسل..... نائب ناظم اعلیٰ کا دورہ فیصل آباد	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	18	21
20	جدید مسلسل..... نائب ناظم اعلیٰ کا دورہ پٹنہ بھینیاں	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	19	23
21	جدید مسلسل.....	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	20	22
22	جدید مسلسل.....	مولانا محمد ابراہیم ظہیر	21	18
23	امام کعبہ کا دورہ مرکز اہل حدیث اسلام آباد	سید شہباز حسن	22	19

اخباری تراشے و دیگر رپورٹیں وغیرہ



ہمیں عقیدہ و توحید کا داعی بن جانا چاہیے۔ حافظ مقصود احمد

اسلام آباد..... مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کہا ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں عقیدہ توحید عطا فرمایا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم عقیدہ توحید کے داعی بن جائیں اور لوگوں کو رب کی طرف بلائیں کیونکہ ہم بزرگوں کی طرف نہیں بلاتے بلکہ اللہ کے دروازے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامع مسجد سیدۃ حفصہ رضی اللہ عنہا اہلحدیث، شاہین ٹاؤن میں توحید کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ حافظ مقصود احمد نے کہا کہ عقیدہ توحید میں خلل، جھول اور رب کے علاوہ غیروں کو پکارنے والے کی نجات بہت ہی مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے، جنت اُس پر حرام کر دی گئی ہے۔ ڈاکٹر سید طیب الرحمن زیدی، سینئر نائب امیر نے کہا کہ کٹ جانا، مرجانا لیکن اللہ کے در کو چھوڑ کر کہیں نہ جانا۔ اہلحدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ کجبال، گنج بخش، مشکل کشا عرش پر ہے۔ مولانا محمد اکرم شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تینہر کے طریقے پر چلنے سے عظیم انسان اور مسلمان بنا جاسکتا ہے۔ بد اخلاق اور صلہ رُحی نہ کرنے والے انسان کی اللہ کے ہاں کوئی حیثیت نہیں۔ کانفرنس میں حافظ عبدالرشید، ناظم مالیات، چوہدری محبوب احمد، ایم این اے سلفی، راشد شیخ صدر AYYF اسلام آباد، حافظ عبدالوحید و دیگر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

وحدتِ اُمت

سعودی حکومت کی مشاورت کارکردگی

تحریر: جناب پروفیسر سلیم ظفر

کشمیر، فلسطین، افغانستان، عراق، لیبیا، شام اور یمن کے لیے اخلاقی، قانونی، سیاسی اور مالی تعاون برابر جاری ہے۔ سعودی حکومت کے بہت سے ایسے اقدامات ہیں۔ جن کا بنیادی مقصد امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہے۔ ان میں رابطہ العالم الاسلامی بہترین مظہر ہے۔ نسل اور زبان سے بالاتر ہو کر صرف خشیت مسلمان ان کے مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ہر ممکن تعاون پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی اجلاس ہوتے ہیں۔ جن میں اسلامی اور غیر اسلامی ممالک سے مسلم قیادت کو جمع کیا جاتا ہے اور مل جل کر مسلمانوں کی مشکلات کو کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خاص کر مسلم اقلیتوں کا بہت خیال کیا جاتا ہے۔ اتحاد و اتفاق کے لیے مکالمات اور افہام و تفہیم کا اہتمام اولین ترجیح ہے۔ مسلمانوں کو درپیش مسائل پر کانفرنسیں، سیمینارز اور مذاکرات کا اہتمام بھی اس سلسلے کی کڑی ہے۔

سعودی یونیورسٹیوں میں بلا امتیاز مسلمانوں کے لیے داخلے کے امکانات موجود ہیں اور یہ سلسلہ ہر سال ہوتا ہے۔ آج بھی مدینہ یونیورسٹی میں 90 سے زائد ممالک کے نوجوان ہزاروں کی تعداد میں زیر تعلیم ہیں۔ جو تعلیم سے فراغت کے بعد مختلف ممالک میں دعوت و تبلیغ کے لیے کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کا امتیاز یہ ہے کہ یہ علماء ہم آہنگی اور یکجہتی کو فروغ دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

پوری دنیا اس بات کا مشاہدہ کرتی ہے کہ سعودی حکومت کسی بھی ملک میں آنے والی قدرتی آفات زلزلے، سیلاب وغیرہ میں بھرپور تعاون کرتی ہے۔ نقد مالی امداد کے ساتھ بے شمار ساز و سامان مہیا کرتی ہے۔ بلکہ اس کار خیر میں سعودی عوام کی بھرپور شرکت ہوتی ہے۔

یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ لاکھوں حجاج اور معتمرین ہر سال حرمین شریفین کا سفر کرتے ہیں اور اپنی مرضی سے اپنے مسلک کے مطابق عبادت کرنے کی پوری آزادی ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ اس وقت عالم اسلام میں سعودی عرب ہی قائدانہ کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وقت کا اہم ترین تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ اس مشکلات میں پوری امت مسلمہ کی صف بندی کرے۔ ان میں وحدت قائم کرے اور مسلم امہ کو ان پریشانیوں سے نکالے۔

بنیان مرصوص بنانا ہے۔ مسلمانوں کی تمام مشکلات کا ایک ہی حل ہے کہ ان میں اتحاد و اتفاق پیدا کر لیا جائے اور تفرقہ بازی اور منافقت کو ختم کر دیا جائے۔ یہ اعلیٰ اور ارفع سوچ محمد اللہ آج بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے اولین مقاصد میں شامل ہے۔ اس کے حصول کے لیے بارہا ”اتحاد امت“ کانفرنسیں سیمینارز منعقد کر چکے ہیں۔ تمام معتبر اور قابل قدر جماعتوں کی قیادت کو ایک سٹیج پر جمع کیا اور اتحاد و اتفاق کی قوت کا اظہار کیا۔ ان قابل قدر کانفرنسوں میں فلیٹیز ہوٹل میں امام کعبہ الشیخ خالد الغامدی کی صدارت میں منعقد ہونے والی عظیم الشان کانفرنس شامل ہے۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے ممتاز علماء نے شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔ اسی سلسلے میں ایک مثالی کانفرنس 25 نومبر 2015 بروز بدھ اسلام آباد ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ جس میں عالم اسلام کی ممتاز شخصیت عظیم دانشور معالی الشیخ عبداللہ عبدالحسن التركي سیکرٹری جنرل رابطہ العالم الاسلامی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اپنی نوعیت کی یہ منفرد کانفرنس تھی جس کا موضوع بھی انتہائی اہم تھا ”وحدت امت کے لیے سعودی حکومت کی خدمات اور کردار“۔ کانفرنس کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر علامہ پروفیسر ساجد میر نے کی۔ جبکہ اس کی تیاری اور رابطوں کی ذمہ داری نائب امیر مرکزی مولانا علی محمد ابو تراب اور مولانا سید عتیق الرحمن شاہ نے ادا کی۔

مقررین نے جہاں وحدت امت کی ضرورت واہمیت پر اظہار خیال فرمایا وہاں سعودی حکومت کے اس ضمن میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات بھی بیان کیں۔ بلاشبہ سعودی حکومت ہمیشہ وحدت امت کے لیے کوشاں رہی ہے اور دنیائے اسلام کے تمام ممالک کے ساتھ یکساں سلوک اور ان کی آزادی اور خود مختاری کا احترام کرتے ہوئے ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔

امت اسلامیہ اس وقت جن حالات سے دوچار ہے۔ جس طرح امتحان اور آزمائش کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ اس سے قبل امت کو اس طرح کے حالات سے واسطہ نہیں پڑا تھا۔ پوری امت پر بڑا مشکل وقت ہے۔ دشمن پوری قوت سے حملہ آور ہے۔ شہروں کے شہر صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ مسلمانوں کی نسل کشی ہو رہی ہے۔ بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ دنیا ان پر تنگ کر دی گئی ہے۔ گھر سے بے گھر ہونے والے سر چھپانے کے لیے در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ جائے پناہ ڈھونڈنے کے لیے ہر وہ راستہ اور وسیلہ استعمال کیا جا رہا ہے جو ممکن ہے۔ راستہ خشکی کا ہو یا بحری، بے دریغ اس میں کود رہے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے اب سمندر بھی قبول نہیں کر رہا۔ کتنے ایسے خاندان جو سمندر برد ہو چکے ہیں۔ خصوصاً شامی پناہ گزینوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ شام ہو یا عراق، لیبیا ہو یا تیونس، مصر ہو یا افغانستان، کشمیر ہو یا فلسطین ہر جگہ مسلمان ہی کا خون ارزاں ہے جو پانی کی طرح بہا جا رہا ہے۔ ان دلخراش حادثات اور واقعات کی تصویری جھلکیاں کوئی صاحب دل دیکھ نہیں سکتا۔ دشمن اس قدر شاطر ہے کہ اس نے بجائے خود یہ عمل کرنے کے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا اور منافقت کو فروغ دیا۔ یہی گروہ مسلح ہو کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔

انڈونیشیا سے لیکر مراکش تک ایک بھی اسلامی ملک ایسا نہیں جہاں امن و سکون ہو۔ مسلمان آپس میں دست و گریباں ہیں۔ معمولی فقہی اختلافات پر انتہاء پسندی اور شدت کا راستہ اختیار کر لیا گیا ہے کہ خود مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ آج اتنے گروہ وجود میں آ گئے ہیں کہ انہیں کسی ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے۔

اس صورت حال میں سب سے اہم کام امت میں وحدت پیدا کرنا ہے۔ انہیں ایک لڑی میں پرونا۔ اور

زلزلہ زدگان میں پچاس لاکھ سے زائد مالیت کا سامان تقسیم

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کے خصوصی احکامات کی روشنی میں چیئر مین شعبہ خدمت خلق نے باوجود گھٹنے کے عارضے کے زلزلہ متاثرین کے ریلیف اور ان تک سامان پہنچانے کے لیے دن رات ایک کیے رکھا۔ امیر صوبہ خیبر پختونخواہ مولانا فضل الرحمن مدنی، ناظم صوبہ خیبر پختونخواہ ڈاکٹر ذاکر شاہ سے زلزلہ زدگان کی تفصیلات اور دوسرے امور پر بات کرتے رہے۔ اس دوران وہ ناظم مرکز حافظ بابر فاروق رحیمی سے بھی مسلسل رابطہ میں رہے تاکہ زلزلہ زدگان میں سامان کی ترسیل اور تقسیم میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ اس طرح الحمد للہ نوشہرہ ضلع کے علاقہ میں سامان کی تقسیم کا ابتدائی مرحلہ مکمل ہوا جس میں پشاور ضلع اور نوشہرہ ضلع کے متاثرین تک گرم رضائیاں اور گرم چادریں تقسیم کی گئیں۔ اس کے بعد یہاں کنشیٹروں سے سامان اتار کر ٹرکوں کے ذریعے دوسرے اضلاع چترال، مردان، چارسدہ، دیوبند، خیلم، مالاکنڈ، سوات، شانگلہ، بشام، کوہاٹ اور ہری پور وغیرہ کے لیے روانہ کرنے کے لیے آغاز کر دیا گیا۔ جس کی نگرانی چیئر مین شعبہ خدمت خلق حافظ شاہد امین، صوبائی امیر مولانا فضل الرحمن مدنی، صوبائی ناظم ڈاکٹر ذاکر شاہ، ترجمان مرکز یہ حافظ بابر فاروق رحیمی کے سپرد تھی۔ AYF کے ذمہ داران نعمت اللہ ظفر، حافظ منظور الہی، احسان اللہ مدنی، انعام الرحمن مدنی معاونت کرتے رہے یہ سلسلہ عشاء کی نماز کے بعد تک جاری رہا۔ ان مذکورہ اضلاع میں سامان روانہ کرنے کے بعد حافظ شاہد امین، نعمت اللہ ظفر، حافظ منظور الہی واپس عازم سفر ہوئے جبکہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ کے اندر مختلف اضلاع میں جا کر سامان امیر صوبہ مولانا فضل الرحمن مدنی، ناظم ڈاکٹر ذاکر شاہ، حافظ بابر فاروق رحیمی اور بلوچستان AYF کے صدر نجیب اللہ عابد کریں گے۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد وفد میں شامل حافظ بابر فاروق رحیمی، نجیب اللہ عابد اور پیغام ٹی وی کے کیمبرہ مین حق نواز نے رات کا قیام مولانا عبدالحمید کے مکتبہ میں کیا۔ یقیناً پشاور کے اندر مسلک اہل حدیث کا یہ ایک عالی شان مکتبہ ہے، بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں کتب اس مکتبہ کی زینت ہیں۔ دو منزلہ اتنا بڑا مکتبہ انفرادی حیثیت سے ملک میں شاید ہی چند لوگوں کے پاس ہوگا۔ اگلی صبح وفد زلزلہ متاثرین میں سامان کی تقسیم کے لیے بٹ خیلم، مالاکنڈ کی جانب روانہ ہوا۔ اس وفد میں ڈاکٹر ذاکر

شاہ، حافظ بابر فاروق رحیمی، نجیب اللہ عابد اور پیغام ٹی وی کے کیمبرہ مین حق نواز شامل تھے۔ چارسدہ کے راستہ یہ وفد مالاکنڈ کی جانب عازم سفر تھا۔ راستے میں ایک جگہ وفد رُکا جہاں روایتی انداز میں مہمانوں کی تازہ گڑ اور چائے وغیرہ سے ضیافت کی گئی۔ تقریباً 11 بجے یہ قافلہ حاجی گل زمان سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ KPK و امیر ضلع بٹ خیلم، مالاکنڈ کے حجرہ پہنچا جنہوں نے وفد کا شاندار استقبال کیا۔ حاجی گل زمان کا یہ حجرہ رقبہ کے اعتبار سے کافی بڑا اور خوبصورتی کے لحاظ سے کافی دیدہ زیب تھا۔ یہاں متاثرین زلزلہ بڑی تعداد میں جمع تھے۔ لوگ اپنا سامان وصول کرنے کے لیے صبح سے ہی جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد صوبائی امیر مولانا فضل الرحمن مدنی بھی تشریف لے آئے۔ زلزلہ زدگان میں گرم رضائیاں، گرم چادریں کی تقسیم شروع کر دی گئی۔ 300 کے قریب افراد میں یہ سامان انتہائی منظم اور مربوط انداز میں تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر دوسرے جماعتی و غیر جماعتی احباب بھی وہاں موجود تھے، حاجی گل زمان نے ان کی آمد پر شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد صوبائی امیر مولانا فضل الرحمن مدنی نے زلزلہ متاثرین سے خطاب کرتے ہوئے ان کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا تعارف کروایا۔ صوبائی ناظم ڈاکٹر ذاکر شاہ نے زلزلہ متاثرین سے پشتو میں خطاب کیا۔ انہوں نے سامعین و متاثرین کو جماعت کے فلاحی منصوبوں سے آگاہ کیا۔ ان کے بعد نجیب اللہ عابد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں جماعت اپنے دکھی بھائیوں کے ساتھ ہے۔ حافظ بابر فاروق رحیمی نے خطاب کرتے ہوئے انہیں امیر محترم پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) کا خیر سگالی پیغام اور سلام پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ رضائیاں اور گرم چادریں جماعت کے شعبہ خدمت خلق کی طرف سے آپ کے لیے تحفہ ہیں تاکہ سردی کی اس شدت میں متاثرین کو ریلیف فراہم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کے تمام شعبہ جات متحرک ہیں، ہر شعبہ امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کی قیادت میں سرگرم عمل ہے۔ واللہ شہ علی ذلک!

تقسیم کے اس عمل کے بعد میزبان حاجی گل زمان نے وفد کو پر تکلف ظہرانہ دیا جس کے بعد وفد اپنی اگلی منزل دیر کی جانب عازم سفر ہوا۔

بابائے عربی مولانا محمد بشیر الکوٹ کی علالت

☆ ہفتہ ورفہ میں بابائے عربی مولانا محمد بشیر الکوٹ صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی۔ چنانچہ وہ اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ محمد اللہ ان کی طبیعت رو بصحت ہے تاہم قارئین کرام ان کی صحت کا مدد و دعا جملہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ) رابطہ: 0321-7862212

اظہار تعزیت

☆ پرچہ مکمل ہوا چاہتا تھا کہ مولانا محمد ابراہیم میر پوری چیئر مین اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم اور مولانا شرجیل احمد العمری نائب ناظم مرکز یہ نے ٹیلیفون پر مولانا محمد اسحاق بھٹی کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کی ہمہ جہت خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اسی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد اعظم عارف (مندوب اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم) نے بھی مولانا بھٹی مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

ناظم اعلیٰ پنجاب کی سعودی عرب روانگی

☆ لاہور..... 20 دسمبر 2015ء مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ میاں محمود عباس بیس دن کے دورے پر سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں سینئر نائب ناظم پنجاب حافظ عبدالرزاق فضل مدینہ یونیورسٹی قائم مقام ناظم اعلیٰ پنجاب ہوں گے۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی، ناظم دفتر پنجاب

سیرت النبی ﷺ اجتماعات

- ☆ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام زیر امارت حافظ محمد ظفر اللہ خاں امیر ضلع ساہیوال، زیر نظامت قاری اظہار احمد خاں ناظم ضلع ساہیوال:
- ۱۸۔ ربیع الاول بروز بدھ قاری ظہیر اکبر سبحانی، جامع مسجد محمدی 136/9L ساہیوال
- ۱۹۔ ربیع الاول بروز جمعرات مولانا محمد عبداللہ جانابز، جامع مسجد رحمت الہدیہ شالیمار ٹاؤن ساہیوال
- ۲۰۔ ربیع الاول بروز جمعہ المبارک مولانا محمد احسن شفیق، جامع مسجد طوبی الہدیہ 134/9L ساہیوال
- ۲۱۔ ربیع الاول بروز ہفتہ مولانا عمران اصغر، جامع مسجد الہدیہ بڑا وکیل والا ساہیوال
- ۲۲۔ ربیع الاول بروز اتوار قاری سہیل محمدی، جامع مسجد بیت المکرم عنایت کالونی ساہیوال

بارے میں اردو میں موجود ریکارڈ کو عربی زبان میں ترجمہ کر کے ان تک پہنچایا جائے تاکہ وہ لوگ بھی اس فتنہ کے بارے میں مکمل طور پر جان سکیں۔ مولانا محمد حنیف ثاقب نے کہا کہ مرزائیوں کے اسلام دشمن پروگراموں سے باخبر رہنے کے لیے ان کے رسائل کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔

مہمان مقررین میں محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری، مجاہد ختم نبوت قاری محمد ایوب چنوی، کنوینٹر تحریک ختم نبوت العالمی مولانا عبدالحفیظ مظہر سیالکوٹی، پروفیسر ڈاکٹر شہباز حسن ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب، مفتی کفایت اللہ شاکر پروفیسر مطبوعہ اللہ باجوہ، مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کی طرف سے دیئے گئے عنوانات پر مدلل تقریریں کیں۔ ہم ان شاء اللہ ان مقررین کے بکھرے ہوئے لولولہ جملہ مفت روزہ اہل حدیث کی زینت بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ قارئین ان سے مستفید ہو سکیں۔ رانا نصر اللہ خاں امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور نے شہرہ آفاق مقدمہ بہاولپور بڑے موثر انداز میں پیش کیا۔

تمام مقررین اور حاضرین نے اس منفرد پروگرام کو بے حد سراہا۔ یہ پروگرام نماز عصر تک جاری رہا۔ آخر میں امتیاز احمد مجاہد ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بحالی صحت کی دعا کی گئی اور حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

رپورٹ: حکیم عبداللطیف مدنی، قائم مقام ناظم لاہور

استاذ القرآن عبداللہ یونس کے لیے دعائے صحت

ان دنوں میرے چھوٹے بھائی مولانا قاری عبداللہ یونس مدرس دارالحدیث اوکاڑا بعارضہ گردہ صاحب فراش ہیں۔ جناح ہسپتال میں بھی زیر علاج رہے۔ اب گھر پر ہیں۔ ان کے شاگردوں اور جملہ جماعتی دوست احباب سے خصوصی اوقات میں دعائے صحت کے لیے درخواست ہے۔ ان کے بیٹے قاری عثمان یونس، قاری نعمان یونس، قاری احسان یونس ہیں۔ قاری احسان یونس کا رابطہ نمبر: 0344-1142567 ہے۔

ملتس دعا: عبداللہ یوسف، ناظم دارالحدیث اوکاڑہ

سرت النبی ﷺ کانفرنس

مؤرخہ 13 دسمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد النور مرکز الحمدیث ڈبکو روڈ گوجرہ میں سیرت النبی کانفرنس زیر صدارت حافظ محمد اسلم جٹ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ منعقد ہوئی۔ حضرت حافظ عبدالعلیم یزدانی آف جھنگ، حضرت مولانا محمد عبداللہ ثار اور مقامی علماء نے خطاب کیا۔ کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔

مخائب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی فی ذمۃ اللہ! انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا سرمایہ، عظیم دانشور، مصنف کتب کثیرہ، تحریک آزادی کے گمنام سپاہی تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا سرمایہ عظیم دانشور، مصنف کتب کثیرہ، تحریک آزادی کے گمنام سپاہی اور حلقہ علم و دانش کے محور مولانا اسحاق بھٹی صاحب داغ مفارقت دے گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

مولانا اسحاق بھٹی صاحب کی پہلی نماز جنازہ لاہور کے ناصر باغ میں دوپہر 2 بجے ادا کی گئی، ادائیگی نماز کے فرائض پروفیسر حماد لکھوی صاحب نے انجام دیے ادائیگی نماز کے بعد دوسری مرتبہ نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے میت انکے آبائی علاقہ جڑانوالہ کے گاؤں 53 گ ب ڈھیسیاں کی جانب روانہ کر دی گئی جہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس جڑانوالہ نے امیر ضلع مولانا عمر الرشید جاززی صاحب کے احکامات کے مطابق نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے انتظامات مکمل کیے۔ نماز جنازہ میں دوردراز سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت خصوصاً مرکز سے مولانا عبدالستار حامد صاحب (امیر پنجاب) مولانا عبدالرحمان لدھیانوی صاحب، حافظ احمد شاکر، حافظ منظور الہی، جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے شیخ حافظ مسعود عالم صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی صاحب، پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب مولانا یونس بٹ صاحب کی قیادت میں طلباء و اساتذہ، کلیہ دارالقرآن کے اساتذہ، شیخ الحدیث مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اور مولانا عبداللہ انصاری صاحب کی سربراہی میں تمام شاف، مولانا یوسف انور، مولانا طیب معاذ صاحب، عبدالرحمان آزاد، انور نعیم، حکیم ثناء اللہ تبسم، شیخ محمد اسحاق صاحب، چوہدری عبداللطیف صاحب، حافظ شتیق ظہیر صاحب، افتخار احمد فراز صاحب، ستیانہ بنگلہ سے مولانا شتیق اللہ صاحب، شیخ مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب اور مولانا عبدالرشید ضیاء کی قیادت میں جامعہ الدعوة السلفیہ کے طلباء و اساتذہ، ماموں کانجی سے امیر ضلع مولانا عبدالرشید جاززی صاحب، قاضی ریاض قدیری کی قیادت میں جامعہ تعلیم الاسلام کے طلباء و اساتذہ، تاندلیانوالہ سے حاجی محمد سعید احمد اور قاضی محمود صاحب کی قیادت میں قافلہ، جڑانوالہ سے میاں منیر احمد بھٹی، محمد زکریا نذر، حافظ ابوبکر پٹوی، عبدالرؤف ربانی اور تمام جماعت، سمندری سے پروفیسر ڈاکٹر خالد ظفر اللہ اور دیگر، ٹوبہ سے علامہ برق توحیدی صاحب، پروفیسر یونس صاحب، حافظ محمد یوسف صاحب اور حافظ رحمت اللہ فائز صاحب کی قیادت میں قافلہ، خانیوال سے حافظ محمد اسلم صاحب (لیاقت پور)، پروفیسر ڈاکٹر منیر احمد صاحب (منڈی یزمان) بہاولنگر سے حافظ عبدالرحمان شارق صاحب، قاری عبدالعزیز صدیقی صاحب اور عمر فاروق بھٹی صاحب کی قیادت میں قافلہ، گوجرانوالہ سے حافظ رضا اللہ صاحب، نارووال سے عبدالغفار رحمان صاحب، پورے والہ سے مولانا اسماعیل احمد صاحب نے شرکت کی۔

نماز عشاء کی امامت شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم صاحب نے فرمائی۔ نماز عشاء کے بعد میت کے آنے تک حافظ ابوبکر پٹوی نے امیر ضلع فیصل آباد مولانا عبدالرشید جاززی، مولانا یوسف انور صاحب، حافظ مسعود عالم صاحب، مولانا عبداللہ امجد چھتوی صاحب اور حافظ احمد شاکر صاحب نے مرحوم کی دینی، جماعتی اور تصنیفی خدمات کا بھرپور تذکرہ کیا۔ ان کے بعد مولانا عبدالستار حامد صاحب نے لواحقین کے لئے مرکز اور پوری جماعت کی جانب سے تعزیتی کلمات کہے۔ اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم صاحب نے رقت آمیز لہجہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ ادائیگی نماز کے بعد قائدین نے ملک بشر صاحب کے گھر جا کر ان کی مرحوم والدہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی۔ (شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد)

ختم نبوت تربیتی ورکشاپ لاہور

مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے زیر اہتمام ورکشاپ 13 دسمبر بروز اتوار جامع مسجد دارالسلام لوز مال لاہور میں منعقد کی گئی۔ یہ پروگرام مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے ترتیب دیئے گئے اس منصوبے کا پہلا پروگرام تھا جو اس نے علماء کے تجربہ علمی میں اضافے کے لیے بنایا ہے۔ لہذا لاہور کے صرف علماء کو اس تربیتی پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی اور الحمد للہ بڑی تعداد میں اس پروگرام میں علماء نے شرکت کی۔ ختم نبوت سے خاص شغف رکھنے والے ناظم مرکزی جمعیت اہل

حدیث انک ڈاکٹر خالد بھٹی خاص طور پر اس پروگرام میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ پروگرام کا آغاز صبح 10 بجے حافظ شاہد کی تلاوت کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس پروگرام کے پہلے مقرر ناظم مرکزی جمعیت راوی ناؤن مولانا محمد یونس حیدری تھے جنہوں نے اپنی گفتگو میں یہ تجویز بھی پیش کی کہ فتنہ قادیانیت کے تذکر کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے زیر انتظام باقاعدہ ایک نگران برائے تحفظ ختم نبوت کا تقرر ہونا چاہیے۔ ان کے بعد شیخ حضرت مولانا نبیر عقیل نے اپنی گفتگو میں فرمایا کہ انہیں عربی لوگ کہتے ہیں کہ قادیانیت کے

قائدین الہدیٰ پوتھ فورس کا عظیم دورہ

3 دسمبر کی صبح کو حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر AYF پاکستان ڈھیلیاں پہنچے (جز انوالہ) ملک بشیر احمد رانا وسم رانا خالد اور دیگر کارکنان نے صدر پوتھ فورس کا استقبال کیا۔ سابق صدر یونٹ ملک بشیر احمد کے گھر اور ان کی والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ بعد ازاں آپ تانڈلیا نوالہ پاکیزہ ہوٹل پہنچے جہاں ملک عتیق الرحمن طاہر قاری احمد شریف شاکر عبدالرحمن کی ملک غلام مصطفیٰ طاہر اور دیگر کارکنان نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ پھر ضلع اوکاڑہ کے تنظیمی دورہ کے لیے آپ کے اس قافلہ میں ملک عتیق الرحمن طاہر قاری محمد شریف شاکر اور عبدالرحمن کی شامل ہو گئے۔ بنگلہ گوگیرہ سے قاری عبدالرزاق طاہر صدر AYF ساہیوال ڈویژن قاری غلیل الرحمن مجاہد صدر AYF سٹی اوکاڑہ بھی اس قافلے میں شامل ہو گئے۔ ساڑھے 10 بجے کے قریب یہ قافلہ چندراکشی پہنچا جہاں پوتھ فورس اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے احباب نے وفد کا استقبال کیا۔ مقامی احباب نے ناشتے کا اہتمام کیا اور ایک شاندار تقریب منعقد کی جس میں کثیر تعداد میں کارکنان نے شرکت کی۔ قاری عبدالرزاق طاہر نے تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی ملک عتیق الرحمن طاہر نے مقامی ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا اور بالخصوص قاری عبدالرزاق طاہر کو خراج تحسین پیش کیا جن کی کوششوں سے فرخ نوید احمد اور ان کے بیٹے سے زائد ساتھیوں نے اہل حدیث پوتھ فورس پاکستان میں شمولیت کا اعلان کیا۔ بعد ازاں حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے ملک عتیق الرحمن طاہر اور قاری عبدالرزاق طاہر کا شکریہ ادا کیا جن کی محنت سے بہت سے ساتھیوں نے تنظیم میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ مرکزی صدر نے کہا کہ علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ نے پوتھ فورس اس مقصد کے لیے بنائی تھی کہ نوجوان نفاذ اسلام کے لیے توحید کو عام کرنے، برائی کو مٹانے اور مدینے والے کا پرچم لہرانے کے لیے دن رات محنت کریں۔ چنانچہ ہمیں قرآن و حدیث کی دعوت کو مساجد کے ساتھ ساتھ بازاروں، گلیوں اور چوکوں میں لانا ہے۔ تقریب سے ضلعی امیر حافظ عبدالمسیح نے بھی خطاب کیا۔ نماز ظہر کے بعد ملک عتیق الرحمن طاہر نے الہدیٰ پوتھ فورس کے اغراض و مقاصد بیان کیے پھر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے خطاب کیا اور مقامی یونٹ کی نامزدگی کا اعلان کیا۔ صدر فرخ نوید احمد جنرل سیکری ڈاکٹر محسن علی چندراکشی سے فارغ ہو کر یہ قافلہ جس میں ضلعی امیر حافظ عبدالمسیح ضلعی صدر رائے حق نواز اور ضلعی جنرل سیکری ملک محمد سلیم بھی شامل ہو گئے اور جامعہ الاسلامیہ دھلیانہ کے لیے روانہ ہوا۔ وہاں پر مولانا قاری محمد ابوبکر تحصیل کے صدر ابوبکر وکیل

شخصیات کے علاوہ جماعت کے ذمہ داران اساتذہ کرام اور ضلعی مدرسین طلبہ شریک ہوئے۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا کریں۔

مخائب: صاحبزادہ ثناء اللہ شاہ قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں

دعائے صحت

علامہ حکیم محمد ابراہیم طارق صاحب امیر تحصیل صفدر آبادان دنوں غلیل ہیں، دودن کراچی ہسپتال میں بھی زیر علاج رہے ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

محمد الیاس کبوتر صدر AYF تحصیل صفدر آباد

دعائے صحت

پروفیسر حضرت مولانا عبدالکلیم سیف ناظم جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

مخائب: حافظ عبداللہ محمود بن پروفیسر مولانا عبدالکلیم

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

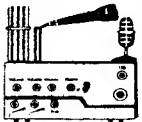
مولانا قاری محمد اختر سلفی کو صدمہ!

مولانا حکیم اختر علی سلفی کے سر حاجی محمد شفیع (ظاہر پیر) گذشتہ دنوں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! جن کی نماز جنازہ حضرت مولانا حافظ محمد اسلم حنیف نے پڑھائی، سیاسی اور جماعتی احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ قارئین مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں۔

رابطہ: 0304-3775219

گذشتہ دنوں ضلع رحیم یار خاں کے ناظم تبلیغ حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن بھٹی کی والدہ محترمہ بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ زمری گراؤنڈ میں مولانا عبدالرحمن نے خود پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سیاسی

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹر محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لائوڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیا کچک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

کورسز بذریعہ ڈاک منکوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر

700101053034

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر

034575451199

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی

نئی منڈی حبیب آباد تحصیل ہتوکی ڈویژن لاہور

رابطہ نمبر

0345-7545119

0313-7545119

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو ریس کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالذہیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو ریس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو ریس کی حالت یکساں کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجمراحت مستند درجہ اول ہوں 12 یوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار لیضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوا نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	تھکی	کڑل پڑنا	والوکا بند ہونا	اپینڈیس	تھقلیبول	گیدھیا	رسولیاں
سرچکرا نا	سوکڑا	نکیر	بھوک کی زیادتی	کالچ کلٹنا	ہڈائیٹ گینڈز	نقرس	موٹاپا
نظری کزوری	رعو	تپ دق	السر	گیس	بواسیر	عرق النساء	دہلاہن
بند زلہ	خج جنون	ٹی بی	اماس	در گردہ	سوزاک	صحیح کوز	بال چر
لکنت	اعضاء کاٹن ہونا	دل کا درد	سکھتی	یوریا	اولاڈرینہ	مہرے مل جانا	سینا کاٹل
جلد کا پھٹنا	ٹیشن	دل کا درد	قوتلج	پتھری	جھر المعامل	چنبل	استسقاء

Email : hakeemkarimbhatti@outlook.com

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور مختلف پتھر پارٹس اور مرمت کا کام تسلیم کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا نئی نئی مائیک گورنر والا

ایڈ سائزنگ سسٹم

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور مختلف پتھر پارٹس اور مرمت کا کام تسلیم کیا جاتا ہے۔

چوک نیا نئی نئی مائیک گورنر والا

0300-6430739

055-4213430

امپورٹڈ

U.P.S

مکمل ایمپلی فائیر

خود تیار کردہ

دستیاب ہیں۔

الکرہ لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائیر

نام کیانی ہے

ایمپلی فائیر جیڈا شینا لوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فصل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نئی مائیک گورنر والا

055-4212804, 4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

مساجد مدارس سکولوں اور گھروں میں قرآن مجید پڑھانے والے تمام حفظ و ناظرہ کے اساتذہ کرام کے لیے

ترہیتی ورکشاپ

ترہیتی عناوین

- 1 تدریس کے چند بنیادی اصول جن کا جاننا ہر استاذ کے لیے ضروری ہے۔
- 2 مکمل قاعدہ پڑھانے کا جدید اور منفرد طریقہ جس میں ہر تختی کے متعلق نئی معلومات اور نیا انداز۔
- نیز مکمل قاعدہ بالا اختصار پڑھانے کا طریقہ۔
- 3 ناظرہ قرآن مجید حفاظ کی طرح روانی سے اور تھوڑے وقت میں پڑھانے کا جدید طریقہ۔
- 4 ناظرہ کے 100 سے زائد طلبہ کو صرف 40 منٹ میں سبق پڑھانے ہی نہیں بلکہ یاد کروانے کا جدید طریقہ۔
- 5 حفظ القرآن کے بچوں کو سبق یاد کروانے اور سننے کے 12 نکات۔
- 6 سبقی پارے کے متعلق بہترین اور جدید رہنمائی۔
- 7 حفاظ کی منزل سننے اور یاد کروانے کے 10 طریقے۔
- 8 استاذ پہلی بار کوئی کلاس پڑھانا شروع کرے تو کیسے کرے۔
- 9 استاذ اپنی عزت بچوں والدین اور انتظامیہ میں کیسے برقرار رکھ سکتا ہے۔
- 10 بچوں کی تربیت کے چند اسلوب۔ تجوید کے چند قواعد اور عملی مشق۔

ضلعی اور تحصیل سطح پر جو احباب درج بالا ورکشاپ کروانا چاہتے ہیں وہ ان نمبرز پر رابطہ کریں۔

0300-7104781 - 0300-7982977



قاری عبدالقیوم مدیر مرکز ابو بکر صدیقؓ 204/R.B کینال روڈ فیصل آباد



- جماعتی حذبوں کی امین۔۔
- ایک دعوت، ایک پیغام۔۔
- ہر ورق دینی افکار سے مسزین۔۔
- ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت۔۔

ڈائری کی عام قیمت — 450 روپے
رعایتی قیمت — 350 روپے

رابطہ:

مدیر ”اہل حدیث“ (پبلیکیشنز) 106 راوی روڈ لاہور۔

شناختی کارڈ نمبر: 34101-3207371-5

فون: 055-4443265 042-37720257
0321-6487892

ڈائری ہیریئر VP نہیں بھیجے جائے گی۔

جن احساب کے ذمہ
واجبات ہیں، وہ جلد بھیج دیں۔ غریب

جامعہ میں تعلیم و تدریس
فرد و انفرادی سے بالائے
خاصیت و امتیاز و منزلت
کی روشنی میں دی جاتی ہے

دینی دنیاوی تعلیم کے خواہشمند طلبہ کیلئے باوقار و سچے

فرد و انفرادی سے بالائے
خاصیت و امتیاز و منزلت
کی روشنی میں دی جاتی ہے

MADRASSAH
MUHAMMAD BIN ISMAEL
EDUCATIONAL CENTER

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری اہل سنت و جماعت لکھنؤ اوتار

جامعہ کا
بیس منظر

آپ کا اپنا ادارہ جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری خالص قرآن و حدیث اور اعلیٰ عصری (دنیاوی) تعلیم کے ذریعہ سے اہل دو بے دینی کے اس تاریک ماحول میں عرصہ دس سال سے چراغِ ہدایت روشن کرنے میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ کی منفرد اور مثالی تعلیم و تربیت کا یہ منہ بولنا ثبوت ہے کہ اس نے راتینوں روز برب سڑک ساڑھے پانچ ایکڑ اراضی خرید لی تھی جہاں چار کنال پر مشتمل وسیع مسجد، لائبریری، طلبہ و اساتذہ مکین گرامی میدان اور انٹیکس کمرہ، پر مشتمل خوبصورت جامعہ تعمیراتی مراحل میں ہے جس کی سنگ بنیاد جماعتِ اہلحدیث کے شیوخ الحدیث اور اکابر علماء کرام کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اس بابرکت تقریب میں فضیلۃ الشیخ حفیظ الرحمن تھسوی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر دہلوی آف کراچی، حافظ محمد شریف مولانا ارشد الحق اٹری، حافظ صلاح الدین یوسف، قاری حبیب احمد میر محمدی حافظ عبدالغفار راہووان، حافظ علیہ العظیم اسد، پرفیسر ثناء اللہ خاں لاہور، مولانا محمد حسین ظاہری، مولانا تھقیق اللہ سلفی ستیانہ بنگلہ، پرفیسر محمد جاکھوی مولانا عبدالرحمن ضیاء، حافظ حسن محمود کپوری، مولانا شفیق الرحمن فرخ مولانا عمر فاروق سعیدی، پرفیسر عبید الرحمن حسن، حافظ عبدالغفار روپڑی حافظ عبدالوہاب روپڑی، قاری سیف اللہ عابد خانیوال حفظہم اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام کی کثیر تعداد نے الحمد للہ شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر شکوہ ایجوکیشنل کمپلیکس کی تعمیر اب آخری مراحل میں ہے۔

جامعہ کی چار دیواری کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے جس کیلئے آپ بھائیوں کی پر خلوص دعاؤں اور محبتوں کی اشد ضرورت ہے۔

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری خالص قرآن و حدیث اور اعلیٰ عصری (دنیاوی) تعلیم کے ذریعہ سے اہل دو بے دینی کے اس تاریک ماحول میں عرصہ دس سال سے چراغِ ہدایت روشن کرنے میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ کی منفرد اور مثالی تعلیم و تربیت کا یہ منہ بولنا ثبوت ہے کہ اس نے راتینوں روز برب سڑک ساڑھے پانچ ایکڑ اراضی خرید لی تھی جہاں چار کنال پر مشتمل وسیع مسجد، لائبریری، طلبہ و اساتذہ مکین گرامی میدان اور انٹیکس کمرہ، پر مشتمل خوبصورت جامعہ تعمیراتی مراحل میں ہے جس کی سنگ بنیاد جماعتِ اہلحدیث کے شیوخ الحدیث اور اکابر علماء کرام کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اس بابرکت تقریب میں فضیلۃ الشیخ حفیظ الرحمن تھسوی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر دہلوی آف کراچی، حافظ محمد شریف مولانا ارشد الحق اٹری، حافظ صلاح الدین یوسف، قاری حبیب احمد میر محمدی حافظ عبدالغفار راہووان، حافظ علیہ العظیم اسد، پرفیسر ثناء اللہ خاں لاہور، مولانا محمد حسین ظاہری، مولانا تھقیق اللہ سلفی ستیانہ بنگلہ، پرفیسر محمد جاکھوی مولانا عبدالرحمن ضیاء، حافظ حسن محمود کپوری، مولانا شفیق الرحمن فرخ مولانا عمر فاروق سعیدی، پرفیسر عبید الرحمن حسن، حافظ عبدالغفار روپڑی حافظ عبدالوہاب روپڑی، قاری سیف اللہ عابد خانیوال حفظہم اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام کی کثیر تعداد نے الحمد للہ شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر شکوہ ایجوکیشنل کمپلیکس کی تعمیر اب آخری مراحل میں ہے۔

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری خالص قرآن و حدیث اور اعلیٰ عصری (دنیاوی) تعلیم کے ذریعہ سے اہل دو بے دینی کے اس تاریک ماحول میں عرصہ دس سال سے چراغِ ہدایت روشن کرنے میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ کی منفرد اور مثالی تعلیم و تربیت کا یہ منہ بولنا ثبوت ہے کہ اس نے راتینوں روز برب سڑک ساڑھے پانچ ایکڑ اراضی خرید لی تھی جہاں چار کنال پر مشتمل وسیع مسجد، لائبریری، طلبہ و اساتذہ مکین گرامی میدان اور انٹیکس کمرہ، پر مشتمل خوبصورت جامعہ تعمیراتی مراحل میں ہے جس کی سنگ بنیاد جماعتِ اہلحدیث کے شیوخ الحدیث اور اکابر علماء کرام کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اس بابرکت تقریب میں فضیلۃ الشیخ حفیظ الرحمن تھسوی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر دہلوی آف کراچی، حافظ محمد شریف مولانا ارشد الحق اٹری، حافظ صلاح الدین یوسف، قاری حبیب احمد میر محمدی حافظ عبدالغفار راہووان، حافظ علیہ العظیم اسد، پرفیسر ثناء اللہ خاں لاہور، مولانا محمد حسین ظاہری، مولانا تھقیق اللہ سلفی ستیانہ بنگلہ، پرفیسر محمد جاکھوی مولانا عبدالرحمن ضیاء، حافظ حسن محمود کپوری، مولانا شفیق الرحمن فرخ مولانا عمر فاروق سعیدی، پرفیسر عبید الرحمن حسن، حافظ عبدالغفار روپڑی حافظ عبدالوہاب روپڑی، قاری سیف اللہ عابد خانیوال حفظہم اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام کی کثیر تعداد نے الحمد للہ شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر شکوہ ایجوکیشنل کمپلیکس کی تعمیر اب آخری مراحل میں ہے۔

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری خالص قرآن و حدیث اور اعلیٰ عصری (دنیاوی) تعلیم کے ذریعہ سے اہل دو بے دینی کے اس تاریک ماحول میں عرصہ دس سال سے چراغِ ہدایت روشن کرنے میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ کی منفرد اور مثالی تعلیم و تربیت کا یہ منہ بولنا ثبوت ہے کہ اس نے راتینوں روز برب سڑک ساڑھے پانچ ایکڑ اراضی خرید لی تھی جہاں چار کنال پر مشتمل وسیع مسجد، لائبریری، طلبہ و اساتذہ مکین گرامی میدان اور انٹیکس کمرہ، پر مشتمل خوبصورت جامعہ تعمیراتی مراحل میں ہے جس کی سنگ بنیاد جماعتِ اہلحدیث کے شیوخ الحدیث اور اکابر علماء کرام کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اس بابرکت تقریب میں فضیلۃ الشیخ حفیظ الرحمن تھسوی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر دہلوی آف کراچی، حافظ محمد شریف مولانا ارشد الحق اٹری، حافظ صلاح الدین یوسف، قاری حبیب احمد میر محمدی حافظ عبدالغفار راہووان، حافظ علیہ العظیم اسد، پرفیسر ثناء اللہ خاں لاہور، مولانا محمد حسین ظاہری، مولانا تھقیق اللہ سلفی ستیانہ بنگلہ، پرفیسر محمد جاکھوی مولانا عبدالرحمن ضیاء، حافظ حسن محمود کپوری، مولانا شفیق الرحمن فرخ مولانا عمر فاروق سعیدی، پرفیسر عبید الرحمن حسن، حافظ عبدالغفار روپڑی حافظ عبدالوہاب روپڑی، قاری سیف اللہ عابد خانیوال حفظہم اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام کی کثیر تعداد نے الحمد للہ شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر شکوہ ایجوکیشنل کمپلیکس کی تعمیر اب آخری مراحل میں ہے۔

0300-8014092-0345-4916386
0494-563195

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف علوم میں کو ایف ایف ڈی اور مشفق و مہمکن 18 رکنی اساتذہ کرام کی بہترین ٹیم کے باعث دس سال کے قفل عرصہ میں طلبہ مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل ہو کر ملک بھر میں مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اب 270 روزہ طلبہ تعلیم میں جن کے چھ لاکھ مائت پڑسارہ ہیں اور ساڑھے ساڑھے تھالی کام بھی جاری ہے۔ یہ آپ کا اپنا ادارہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے کوئی ڈر نہ کریں۔ لکھنؤ تحریکات سے آجکل ہے کہ وہ جامعہ کی تعمیراتی میں بھرپور تعاون فرما کر عہد اللہ باجور ہوں۔